

ص ١٠٥

فقہ



يَا رَحْمَنُ الرَّاحِمِينَ اِرْحَمْنَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ
 محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ﴿۱﴾ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہی
 جو پروردگار ساری جماعت کا ہی اور درود اور سلامتی نازل
 ہو جو اوپر رسول اُس کیلئے جتنا نام پاک محمدی اور ان کے آل اطہار
 اور اصحاب کبار پر سب پر امن یا رب العالمین بعد حمد اور
 تسبیح یہ نحواً بیان ہے بیت اللہ شریف کی بناؤں کا کہ ابتدا
 پر بیس دنیا سے ایک کتنی مرتبہ بنا کیا گیا ہے اور کس
 بیس نے بابا اور عرض اور طول اُس کا اور مسجد الحرام کا راول

لکنا تھا اور اب کتاھی سوئی صاحب نے اس مضمون کو مولانا
 مخدوم ڈاکٹر سیدی شمس الدین کی مناسبت سے جسکا نام حیات
 القلوب فی زیارة المحبوب عی اخذ کر کے لکھا تھا لیکن
 فارسی زبان میں تھا اس سبب یہ اکثر شوقین کم استعدا
 د کے سمجھنے سے محروم تھے سو اس فقیر سراپا تقصیر
 غلام حسین لکھنوی کے دلیں یہ خیال آیا کہ اگر اسکا ترجمہ
 ہندی زبان میں ہو تو ہر عام و خاص اسی سے بھرہ مند ہو بار
 الحمد للہ کہ ۱۵۷۰ بارہ سو ستادان ہجر میں کہ یہ فقیر بمقتضائی
 اب و خورشید کے وارد معمرہ بندر بنی گاتھا یہ مطلب خاطر
 خواہ ظہور میں آیا اور اس فقیر نے ذکر بنائیے مسیح نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم بھی اس جگہ مناسب جان کے کتاب جذب
 القلوب الی زیارة المحبوب سے کہ تصنیف کی ہوئی مولانا عبد
 الحق دہلوی کی ہی انتخاب کر کے اسکا ترجمہ بھی لایا

اس فقر کے کیا اور اس رسالیکو دو باب پر مرتب کیا اور
 ہر باب میں چھ فصلیں مقرر کیں * پہلا باب بیت النبیین
 کی بناؤں کے مابین اور جو اس سے تعلق رکھتا ہے اس میں
 چھ فصلیں ہیں اور دوسرا باب مسجد نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم کی بنائے مابین اور جو اس سے متعلق ہے اس میں
 بھی چھ فصلیں ہیں اور اس کا نام ذخیرۃ الدارین فی مایا
 الحرمین الشریفین رکھا اب صاحبان ذمی انصاف کی
 خدمت میں عرض سمجھ ہی کہ اگر سمجھو یا خطا اس میں کہیں
 تو ازراہ لطف و عطا کی اصلاح سے ذریعہ نوحہ فرماویں کہ

الْإِنْسَانُ مُرَبِّبٌ مِنَ الْخَطَا وَالنَّسِيَانِ

اور دعاء خیر سے اس فقر کو فراموش نہ فرماویں

وَأَقِمُّوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا سَجْدًا لِلَّهِ الْمَخْلُوقِ وَالْمَخْبُوعِ

پہلی فصل میں بنائے کو تفسیر کا بیان

اب جانا چاہئے کہ پہلے بار جیسا سی نے بنا کیا کعبہ معظمہ کو وہ
 ملائکہ تھے * قولہ تعالیٰ * اِنَّا اَوَّلَ بَيْتٍ
 وَضَعْنَا لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى
 لِّلْعَالَمِينَ ترجمہ * واما اللہ صاحب تحقیق بھلا
 گھر جو شہر لوگوں کے واسطے بھی ہی جو مکے میں ہے برکت
 والا اور نیک راہ جہان کے لوگوں کو یعنی اس لئے دنیا کے سوائے
 اس گھر کے دوسرا گھر پہلے اسے روئے زمین پر نہیں بنا
 اور جسکو فرشتوں نے بنایا اسکا نام بیت المعمور ہی اوسکو
 فرشتوں نے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اٹھا لیا پھر
 بعد اسکے آدم علیہ السلام کو حکم ہوا اس کعبہ شریف کے
 بنانے کا دوسرا بار بنا کیا اسکو آدم علیہ السلام نے اللہ
 تعالیٰ کے حکم سے اور پھر لانے واسطے اسکے پانچ بھائی
 کے * لبنا * و طور سینا * و طور زیتا * و جودیمہ

۞ و جراحہ اور شروع کیا بنا ہے کعبہ شریف کو چرا پھسار کے
 پتھروں سے اور تیسرے بار بنا کیا کعبہ شریف کو شیش علیہ
 السلام بیٹے آدم علیہ السلام نے بعد وفات پدر کے چوٹی
 رتبہ بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے اور قاعدہ
 پہلے کے جیسا کہ ذکر ہے قرآن مجید میں ۞ قَالَ اِنَّ

تَعْلٰی ۞ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ
 مِنَ الْبَيْتِ وَاِصْحٰعِیْلَ ۞ ترجمہ ۞ واما اللہ صاحب نے

اور جب اٹھانے لگا ابراہیم بنیادین اس گھر کی اور اسمعیل
 پھر ڈاڑھوں و غرض بیت اللہ شریف کو درمیان اربع
 یعنی کونہ حجر اسود اور رکن عراقی کے بتیس گز اور درمیان
 رکن عراقی تا رکن شامی بائیس گز اور رکن شامی سے
 تا رکن یمنی اکیس گز اور رکن یمنی سے تا رکن حجر اسود
 بیس گز اور بلند کیا بیت اہمہ شریف کو آسمان کی طرف

نوگز اور قرار دیئے آسمان دو دروازے ایک مشرق اور
 دوسرا مغرب کو اور چھت بنائے ابراہیم علیہ السلام
 نے بیت اللہ شریف کی بلکہ پھلی چھت بیت اللہ شریف
 کی قصی بن کلاب نے بنائی پانچویں بار بنا کیا اس گھر کو عمارۃ
 یعنی اولادِ عقیق بیٹے لادز بیٹے ارم بیٹے سام بیٹے
 نوح علیہ السلام نے اور یہ عمارۃ اول رہنے والے مکہ معظمہ کے
 تھے چھٹے مرتبہ بنا کیا بیت اللہ شریف کو جرہم اولادِ قحطان
 بیٹے عابر بیٹے شالح بیٹے ارفخشذ بیٹے سام بیٹے نوح علیہ
 السلام نے اور بعض روایت میں آبا ہے کہ پھلی بنائے
 جرہم کی ہی اوپر بنائے عمارۃ کے ساتویں بار بنا کیا بیت
 اللہ شریف کو قصی بن کلاب نے کہ پانچویں پشت پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر چھت بنائی بیت اللہ شریف
 کی ڈالیوں کچھ را اور لکڑیوں درخت دوم سے اور علامہ

قطب الدین مکی نے امینی تاریخ کی کتاب میں لکھا ہے
 اُبا یا قُصَی نے بیت اللہ شریف کو قاعدہ ابراہیم علیہ
 السلام پر اور جس کسی نے بنا کیا بعد حضرت ابراہیم
 حلیل اللہ علیہ السلام کے پس بنا کیا اُس نے اوپر قاعدہ
 ابراہیم علیہ السلام کے مگر قریش مکہ کہ انھوں نے تم کیا طول
 بیت اللہ کو حطیم کی طرف سے اور باہر کیا حطیم کو بیت اللہ
 سے اور حجاج بن یحییٰ قریش کی بنا پر بنا کیا اور حطیم کو باہر کھا
 جیسا کہ باہر رکھا تھا قریش نے اُس کو اور بعد ذکر حجاج کی بنا کا
 درمیاں میں یوں آیا ہے کہ چھپا کر ہے پھر کہ بنا گیا رہوین بھی آیا
 اور اُس بنا میں بھی واقع ہوا یہی جیسا کہ قریش سے ہوا تھا
 حطیم کے خارج کرے میں اور بعد بھی معلوم رہی کہ مراد قطب الدین
 کی یہ تھی کہ جس کسی نے بنا کیا بعد ابراہیم علیہ السلام کے
 پس بنا کیا اُس نے موافق قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے

بیچ مقدم طلال اور غرض کے فقط اور مخالفت ہوئی ان بعضوں نے

بنا کرنے والوں سے بیچ مقدم دوسرے کے یعنی چھت بنانے اور بلند

بیت اللہ شریف کے اور سوائے اس کے انھوں نے مرتبہ بنا کیا بیت اللہ

شریف کو قریش مکہ نے اس وقت کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی پچیس سال کی عمر تھی اور موجود تھے اس بنامین اور کام

شریک تھے ان لوگوں میں نفس نفیس اپنے سے بھر اختلاف کیا

قریش نے بنائے ابراہیم علیہ السلام سے چار چیزوں میں ایک تھے کہ زیادہ

کیا بیت اللہ شریف کو طرف آسمان کے نوگز سوائے نوگز پہلے کے

پس قرار پایا سب باندی نے بیت اللہ شریف کی اتہارہ گز دوسرے بھیر

کہ کم کیا لبنانی سے بیت اللہ شریف کو قریب سات گز کیا اور باہر کیا

اس جگہ کو محلِ حطیم بنایا سوا سبط کہ جو چہ سالہ پاک کھائی سے جمع

کیا تھا واسطے بنانے بیت اللہ شریف کے وہ مال و فائدا کیا تمام بیت اللہ

شریف کو بس اس سبب سے باہر کیا اس جگہ کو محلِ حطیم میں پتھر سے بھرا

کہ بند کیا دروازہ مغرب کا کہ مقابل دروازے مشرق کے تھا یعنی
 دو دروازوں میں سے ایک بند کیا چوتھے سید کہ بلند کیا دروازہ
 مشرق کا زمین سے اس واسطے کہ داخل نہ ہو کوئی بیت اللہ شریف
 میں مگر ہمارے اذن سے پھر بحث کرنے لگے قبیلہ یعنی گروہ قریش کے
 پیچ مقدمہ جگہ قرار دینے کو واسطے چر اسود کی اور چاہا ہر ایک نے
 انہیں سے کہ رکھے چر اسود کو اپنے محل کی طرف پھر بحث کیے بعد
 راضی ہوئے اس بات پر آپس میں کہ جو شخص داخل ہو صبح کو پہلا
 مسجد الحرام میں بس وہی شخص رکھے چر اسود کو جس جگہ چاہے پھر
 انتظار پہنچے اس رات کو بس داخل ہوئے فجر کو پہلے پھر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم پھر رجوع لائے سب اس مقدمہ کو حضرت صلعم
 حضور میں پھر رکھا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حجر کو رکن بیت اللہ
 بنانے وہ جگہ مشہور ہے ہمارے زمانے تک نوین بار بنا کیا امیر شریف کو
 عی الدین بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسبب سید کہ بھینچا تھا میت اللہ

شریف کو ضعف باعث الہ اور مجاہدین کے ہاتھ سے حصین بن
 عمر کے کہ امیر ہو گا یا تھا زید کی طرف سے واسطی قتل کرنے عبداللہ بن
 زبیر کے * حصین کے حاکم و پیش اور ص کو زبیر اور یاکو جرم * چھو
 عبداللہ بن زبیر التجالی نے یعنی چھپے طرف مسجد الحرام کے پھر چلا یا حصین
 مجاہدین سے پھر و نکلو کہ شکست ہوئی اس سبب سے بعضی دیوار
 کعبہ شریف کی اور آگ لگانے سے جل گئیں بعضی لکڑیاں اسکے
 اور کچھ غلاف اس بیت مشرق کا پھر اسی عرصے میں حصین کو
 خبر موت زبیر کی پہنچی اور پھر اوہ مکہ مشرق سے ساتھ شکر اپنے
 کے پھر چلا عبداللہ بن زبیر نے کہ برابر کرین باقی دیوار و نکلو کعبہ معظمہ کی
 پھر نئی بناوین انکو اور وجہ مظلوم کی اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام
 بنا کیا بیت اللہ شریف کو اور قاعدہ ابراہیم علیہ السلام کے استوار
 سنی تھی انھوں نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور
 ملا دی اس جگہ کو کہ باہر کیا تھا قریش نے محل حطیم میں مقدار ست

گز کے دسویں بار بنا کیا کعبہ شریف کو حجاج بن یوسف نے حکم سے
 عبد الملک کے پھر بار کیا موضع حطیم کی طرف مقبرہ ارسات کے
 کے کردنیا کیا تھا اس کو عبد اللہ ابن زبیر نے اور بعد نقصان
 کے دیوار بیت اللہ شریف کے باقی رہا تھا کعبہ مشرفہ طویل
 کی طرف سے درمیان حجر اسود اور رکن عراقی کے پچیس گز
 اور درمیان رکن شامی اور رکن یمنی کے چوبیس گز
 اور بند کیا دروازہ کعبہ شریف کا مغرب کی طرف سے اور
 بلند رکھا دروازہ مشرق کا زمین سے چار گز اور ایک شبر
 یعنی ایک بالشت اونچے ہو کر رکھا باقی بیت اللہ شریف کو اوپر
 بنائے ابن زبیر کے پس وہی بنا اس وقت تک قائم ہے اور بنا
 ابن زبیر اور حجاج کی باقی رہی ہے ہمارے زمانے تک * وَهَذَا
 حَاصِلُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَوَارِيخِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا
 مِنَ الْكُتُبِ * اور بھی حاصل اس کا ذکر کیا گیا ہے تاریخ

یکے اور دوسری کتابوں میں بیان چھت کعبہ شریف کا علاقہ
 ہستانی یا شرح مختصر وقایہ میں لکھا ہے کہ یہ بیت شریف
 جو واقع ہے درمیان مسجد الحرام کے اس بیت شریف میں دو
 سطح یعنی دو چھت ہیں ایک کے اوپر ایک اور طول ان چھتوں کا
 اتھارہ گز ہے اور عرض ان کا پندرہ گز ہے اب جو کوئی چاہے
 کہ کما حقہ اس سالہ مختصر کو دریافت کرے تو وہ دیکھ لے سیرۃ
 الشامیہ وغیرہ میں والدہ اعلم بالصواب فائدہ جانا چاہے
 کہ ذکر کیا ہے علامہ عبد اللہ بن سالم بصری نے بھی اپنی شرح
 بخاری میں کہ بنائے کعبہ معظمہ کی دس مرتبہ ہی انتہی کیا رہا
 مرتبہ بنا کیا بیت الہی شریف کو سلطان مراد خان نے کھتے ہیں
 کہ داخل ہوئی سیل عظیم پانی کی سن ایک ہزار سال پہلے بصری
 مقدسہ میں مسجد الحرام میں اور شکست کیا اس نے کعبہ معظمہ کی
 ایک طرف کو کہ تعمیر کیا تھا اس کو حجاج نے اور کم زور ہو گئی تھی

باقی دیوارین پھر پھنچی خبر سلطان داد خان کو پھر بھیجی اسنے
 معارف کو اور مال بھت توہم کیا انھوں نے یعنی برابر کیا باقی
 دیوار و نکو تین طرف کی پھر سر نو بنایا کعبہ مشر و کو اور تمام
 ہوئی وہ عمارت سن ایک ہزار چالیسین انتہی اور شیخ عبد
 بصری اور مثل انکے علامہ ابن علان بکری نے بعضی کتابوں میں اور
 علامہ حسن شرقی ستر نبلا کی مصنف امداد الفیاح نے رتال منور
 میں کہ نام رکھا تھا اسکا اسمعاد ال عثمان المکرم اور محمد بن احمد
 بن مصطفیٰ زنجیلی نے ذکر کیا کہ داخل ہوئی وہ سبیل مسجد الحرام
 شروع شب بخشنہ اور پچیسویں شہر شعبان سن ایک ہزار
 تہ میں اور پھنچا وہ پانی برسات کی سبیل کا بیت اللہ شریف
 میں اونچا اوپر کے استانہ دروازہ کعبہ سے مقدار ایک گز یا قدر
 کم یا کچھ زیادہ اور گر پڑے وہ ستون کہ باندھی جاتی ہیں انہیں
 قنذیلین گرد مطاف کے یعنی طواف کی جگہ کے اور ظاہر ہر نما

وہ قبر کہ اوپر مقام ابراہیم علیہ السلام کی یہی مگر مقدار ایک گز یا قدر
 زیادہ اور منقطع ہوئی وہ سبز خضرت کو اسے رات میں
 شکست ہوئی کعبہ معظمہ سے تمام دیوار شامی کہ جانب حطیم کے تھی اور قبر
 نصف دیوار شرقی کہ جب میں دروازہ ہی اور مقدار تیرا حصہ دیوار
 غربی سے کہ مقابل دروازہ کی یہی اور سلاخی دیوار جنوبی کہ جانب
 یمن کی یہی ظاہر میں ولیکن حقیقت میں وہ بھی خلل پذیر تھی یعنی خلل
 پانی تھی پھر خبر پھنچی سلطان مراد خان ابن سلطان احمد خان کو پس
 بھیجا اسنے معماروں کو اور مال بہت پھر شروع کیا انھوں نے پھیلے ہدم
 کرنا یعنی گرانما ان دیواروں کا کہ جو دیواریں گرجی تھیں روز دوشنبہ اور
 تانچہ دسویں مہینہ جمادی الثانی اور سن ایک ہزار چالیس ہجری میں اور
 بعد فارغ ہوئے ان دیواروں سے یعنی برابر کرنے کے بعد خوشک تھیں
 پھر نئی بنا کو شروع کیا روز شنبہ اور تانچہ پچیسویں شہر ذکر کئے
 گئے میں نے اسی مہینے میں پھر فارغ ہوئے اس نے اور تباری اور

مرمت کرنے تمام عمارت سے کہ جو کچھ توتی تھی مقام ابراہیم کی طرف سے
 اور دروازوں مسجد الحرام سے یعنی باب السلام اور باب ابراہیم اور
 مناروں سے مسجد اور مدرّسہ سلیمانی اور سوائے اسکے جو کچھ کہ
 ٹوٹا تھا اُس میں پچیسویں ذی قعدہ اور سن ایک ہزار چالیس ہجری میں
 میں ذکر کیا زنجیلی نے بیچ رسالے اپنے کے پس حاصل اس ذکر کا بھیج
 ہی کہ بنا کیا گیا کعبہ معظمہ گیارہ بار اور معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ صاحب
 تاریخ والوں پھسلوں نے یعنی علامہ ارزقی اور فاسی اور قطب
 الدین مکی نے لکھا ہے کہ باقی رہی بنائے حجاج کی ہمارے زمانے تک
 اس کے کہنے کا سبب تھا کہ بنائے دسویں تک بھی لوگ حیات تھے
 اور بنا گیا رہیں واقع ہوئی بعد وفات انھوں کے چنانچہ بنائے گیا
 ہوئے تمام ہوئی سن ایک ہزار چالیس میں اور وفات علامہ قطب الدین
 کی ہوئی سن نو سو نو ہجری میں اور وفات علامہ ارزقی کی ہوئی
 پہلے ان سے فائدہ جانا چاہئے کہ بھیج سب ذکر بنا کعبہ شرف کا جو ہوا

یہ نئے سرے بنایا گیا ہو یا اور مرمت اسکی چنانچہ جو طرف
 اُم زور ہوئی کعبہ شریف سے جیسا کہ چھت اور آستانہ اور باب
 یعنی دروازہ اور میراب رحمت یعنی پالہ اور تمام طرفین کہ یہ چھت
 مرتبہ مبنی ہیں کہ ذکر کیا ہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یعنی
 مرتون کا اور واقع ہوئی ہیں بعضی مرمت طرفوں مسجد اطرام کی
 بعد زمانے ابن حجر سے مرآت متعددہ یعنی چھت مرتبہ اور اسطرح
 ذکر کیا شیخ عبد اللہ بصری نے شرح بخاری وغیرہ میں فائدہ فو
 دیہا ہی عالمون رحمہم اللہ نے اس مقدمہ میں کہ جائز نہیں ہدم کرنا یعنی
 اگر انکوئی دیواروں کعبہ شریف سے واسطے نئی بنانے کے اس لئے کہ عادت
 نہ پکڑیں پادشاہ اس فعل کو بطریق کھیل کے اور اسطرح منع کیا
 امام مالک رحمہ اللہ علیہ نے دارون رشید کو جسوقت کہ ارادہ کیا اپنے
 نبی بنا کر نیکو شریف کی اور یہ منع اسوقت ہی کہ ضرورت نہ تھی
 بنائیں اور ہدم کر کے یعنی گرا کے پہر بنانا واسطے زینت یا ایجاد کے

اور اگرچہ ضرورت درپیش ہوئی جیسا کہ غلبہ سیکل کا آیا المہدم ہو گئی
 کوئی چرخہ کعبہ شرفیہ یا ٹھہری کوئی صلاح نیک و اچھے در کرنے یعنی
 طرفوں سے کعبہ شریف کی اسوقت جائز ہے اصلاح اور رفت اسکا
 ایسا ہی بیان کیا ہی ابن حجر نے مناجل العذب بیان میں مقدمہ اصلاح
 میں کعبہ شرفیہ کی انتہی یعنی اصلاح وہ کہ بعضا مقام طرفوں میں
 شریف سے نہایت کم زور ہوا کہ قریب منہدم کی ہی اسوقت بھی
 آثار کو اسکو یعنی منہدم کر کے پھر نیا بنانا شاید درست ہو واللہ اعلم بالصواب

دوسری فصل میں

ان ستونوں کا بیان یہی جو کعبہ شریف کی بہتر چین اور چہ کرامت
 اور شانیاں کعبہ معظمہ اور منی کی بیان ہیں علامہ فاسنی
 نے لکھا ہی جانا چاہیے کہ البجیر کعبہ شرفیہ کے چہ عدد ستون و قوطا
 تھے اور اس طرح تھے وہ ستون پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 زمانے میں پھر نقصان کیا عبد اللہ بن زبیر نے جبوقت کہ نبی کی انھوں نے

اور کم کئے آسمان سے تین ستون اور اخضر کیا تین ستون پر ایک صف
 اور اب کعبہ شریف میں چار ستون ہیں اور خبر نخواستہ وقت تصنیف
 گزشتہ تاریخ کے اس ستون چوتھی سے انتہی واللہ عالم فائدہ جانا چاہیے
 کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بزرگی میں بیت اللہ شریف کی فرماتا ہے
 قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ

مُبَارَكًا وَهَدَىٰ لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ
 إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ترجمہ تحقیق پہلا گھر جو ہر
 لوگوں کے واسطے بھیجی ہو یہ میں نبی برکت والا اور نیک راہ جہان کے
 لوگوں کے آسمان نشانیاں ظاہر ہیں کھڑے ہوئے کی جگہ ابراہیم کی اور جو کوئی
 اُس کے اندر آیا اُس کو امن ملا علماؤں نے لکھا ہے کہ مراد فیہ سے گاؤں بھی یعنی
 مکہ معظمہ اور مراد آیات بینات سے کہہ اور حضایص و کرامت یعنی خاصیت
 اور بزرگی آسمان میں کہ امتیاز پائی بھی سب ان کرامتوں کے تمام دنیا کے
 گھروں پر اور ان کرامتوں سے چھ دو نشانیاں ہیں کہ ذکر فرمایا اللہ صلی

قرآن مجید میں ایک مقام ابراہیم ہی کہ اتر کئے ہیں دو نو قدم ابراہیم
 علیہ السلام کے اس میں اور اتر قدموں کا اس میں پتھر میں بھی نشانی
 بلاشبک ہی اور یہ بھی خبر میں آیا ہے کہ جب وقت ابراہیم علیہ
 السلام بنا کر تھے کعبہ معظمہ کی تو اس وقت وہ حجرات کے حکم میں
 تھا اور ان کے ارادے پر اونچا اور نیچا ہوتا تھا واللہ اعلم اور دوسری
 نشانی یہ ہے کہ جو شخص داخل ہوئے حرم کعبہ میں امن ہو
 اس کو اور مراد امن سے یہی عذاب آخرت سے نجات
 پانا نزدیک جمہور علما کے یہ ہے سب علما کے نزدیک اور نزدیک
 ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے یہ ہے کہ جو شخص کسی سیر قتل لازم ہو
 بسبب قصاص کے یا اور سوائے اس کے پس التیلاویہ وہ طرف کعبہ
 یعنی حرم کعبہ مشرف میں چاہے پھر تعرض نہ کرنا چاہیے اس سے جب تک
 کہ وہ حرم میں ہی اور یہ بھی یہی نشانی ہی کہ شوق ہی تمام خلافت
 طرف اُس کے کہ آتے ہیں واسطے طواف کی آدمی طرفوں اور شہر

بعید سے اور پیچھے بھی نشانی ہی کہ واقع ہوتا ہی وقت دیکھتے
 شریف کے سبب دل میں اور خضوع اور خشوع اور جاری ہونا
 آنسوؤں کا اور ایک پیچھے بھی نشانی ہی کہ منع کرتی ہی کہ مت
 اسکی جانوروں کو تو تر وغیرہ کو اڑنے سے اور پرخیت کعبہ کے او
 بیٹھنے سے اور پراسکے مگر کوئی جانور انہیں پمار ہوتا ہی تو اسو
 بیٹھتا ہی کعبہ شریف پر واسطے طلب شفا کے اور اگر ایسا نہ ہوتا
 تو بھت ہوتا آلودہ ستر کعبہ شرف کا یعنی غلاف اسکا بیت جانو
 یہ جیسا کہ ہوتی ہے آلودگی چھتون پر سب گھروں کی اور بھی
 بھی نشانی ہی کہ شفا پاتے ہیں پمار اس کعبہ شریف سے جس وقت
 رکھتے ہیں موضع یعنی جگہ درد اپنے کی اوپر حجر اسود کے اور بھی
 کہ جس وقت کہل تا ہی دروازہ کعبہ شرف کا اور داخل ہوتی ہی آسمان
 خلائق بھت پھر باوجود تھوڑی وسعت جگہ کے اور بھت کثرت
 آدمیوں کے لوگ آسمان نماز پڑھتے ہیں اور کسی کو کچھ ضرور نہیں

پہنچتا ہی اور عجب ہی نشانی ہی کہ جلد ہوتا ہی عذاب ہلاکت کا
 انکے حق میں کہ انھیں معلوم کرتے ہیں بزرگی کعبہ معظمہ کی اور ظاہر کرتے
 ہیں ظلم اور جو رحم محترم میں تو واقع ہوا ہی جلد عذاب ہلاکت کا
 ایسے لوگوں پر محبت و تہجد کہ بیان کیا اصحاب السیرۃ پیچھے ایک
 اور عجب ہی ہی کہ ہلاک ہوئے اصحاب الفیل سب ارادہ ظلم کے
 اور عجب کہ محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو لیجائے
 دشمنوں سے بہشت سے اترنے کے وقت سے میرے زمانے تک *
 اور عجب قول راویکا ہی * باوجود کثرت ہونے دشمنوں کے
 اور شرکوں اور تمام ناسقوں کے چنانچہ قرامض اور سوائے اسکے
 اور جب کہ لیا قرامض نے حجر اسود کو ارادہ دشمنی سے پھر منہ پھرا
 اسکا حق سبحانہ تعالیٰ نے فضل اور کرم اپنے سے جیسا کہ مفصل ہے
 پیچھے کتب سیرۃ کے اور عجب ہی ہی کہ الفت کرتے ہیں ہر ن اور
 درندے زمین حرم میں اگر آنا ہی بھاڑنے والا پیچھے آہو کے زمین

حل ہین پھر جسوقت داخل ہوتا ہی وہ آہو زمین حرم ہین پھر جمع
 لانا ہی وہ دیندہ اس آہو سے اور ایک یو ہی کہ اگر باران برے
 ظرف رکن یانی کے تو ارزانی ہو یمن ہین اور اگر برے جانب
 رکن شامی کے تو ہوارزانی طرف شام کے اور اگر برے پانی طرف
 رکن عراقی کے تو ہوارزانی طرف عراق کے اور اگر برے
 پانی حجر اسود کی طرف تو ہوارزانی طرف ہند و غیرہ کے اور اگر
 برے پانی بیت اللہ کی طرف یعنی سب طرف بیت اللہ ہین تو ارزانی
 عام ہو بیان منی کا ایک یو ہی کہ جو کچھ واقع ہوتا ہی منی ہین
 گرمی کرتے ہین یعنی پہلے ہین سنگ ریزے شیطانوں پر بہت
 اور باوجودیکہ کھائی دیتے ہین وہ چار یعنی سنگ ریزے تمور
 اور سوائے اسکے آیات معینات ہیں وہ نشانیاں ہین کہ بڑی
 فکر انکا اس جگہ سب بیان نہیں ہو سکتا مگر تمور اہیان معبرکتا
 ہون سے اس مقام ہین لکھا جاتا ہی چنانچہ ذکر فضیلت منی کا قاضی

عزیز الدین ابن جامع نے اپنی مناسک میں علامہ محبت الدین ^{طبرانی}
 رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ایام منیٰ میں تین نشانیاں بڑی ہیں ^{المنیہ}
 ۱۔ اٹھائے جلتے ہیں اُس جگہ سے جاریے سنگ ریزہ جو شیطان ^{کلب}
 پھینکتے ہیں یعنی شیطانوں کو جو کنکریان ایام منیٰ میں ماری جاتی
 ہیں وہ کنکریان فرشتے اللہ تعالیٰ حکم سے اٹھایا جاتے ہیں اس
 مقدمہ میں روایت کی ہے آپ سید خذری رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھا
 میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ صلعم مجھ
 رمی جو لوگ بر سال کرتے ہیں جانتا ہوں میں کہ باقی نہیں
 رہتے وہ سنگ ریزہ اُس جگہ مگر قدرِ قلیل فرمایا سرورِ عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم یہ جو کچھ کہ قبول ہوتے ہیں انہیں سے اٹھا
 لیا جاتے ہیں انکو فرشتے اور جو قبول نہیں ہوتے پڑے رہتے
 ہیں اُسی جگہ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو تحقق ہو جاتے وہ سنگ
 مثل بھاڑ کے اور روایت کی ہے دارقطنی اور عہدی اور حاکم نے

ان سنگ ریزوں کی مرقوعا یعنی اٹھ جانکی اور روایت ہی
 سید ابن منصور کی موقوفاً یعنی انھیں ہاں اور زوا^{ست}
 ہی پہنچی اور مانند اسکے موقوفاً کی ابن عباس رضی اللہ
 عنہ سے اور کھاطری نے کہ شاہدی دیتی ہے صحت اسکی کو
 غور کرنے سے معلوم ہوگا جیسا کہ عمریہ کی راہ میں تنہا
 ایک جگہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں اس جگہ قریب ابی لہب کی
 اور انھیں ہی فی الحقیقت قرا اسکی اس جگہ پھر پھینکتے ہیں
 اس موضع پر بعض آدمی انہیں سے کہ گزرتے ہیں اس راہ
 عمرہ لانیہ وقت یکدہ دپتہر اور انھیں پھینکتے ہیں وہ پتہر
 مارنے والے مقدار سو ان حصہ حاجیوں سے کہ آتے ہیں اطراف
 عالم سے واسطے حج کے ہر سال یعنی سو آدمی سے ایک آدمی
 اس جگہ مارتا ہوگا پتہر اور منی میں سب آدمی پھینکتے ہیں
 عورت اور مرد اور لڑکے باوجود اس کم کسرتی آدمیوں کے

اُس جگہ حریے کی راہ بن ایک ڈھیر عظیم ہی پتھر و سکا
 اور ساتھ اُس کثرت آدمیوں کے کہ اگر جمع کئے جاویں وہ
 سنگ ریزے تینو جگہ منی ایکے کہ پھیلتے ہیں لوگ شیطان
 کی طرف ہر سال مقدار چھ لاکھ آدمی یکے اور اگر کم ہوں آتے
 آدمی سے تو پورے کرتا ہی اللہ تعالیٰ انکو فرشتوں سے
 اور ہر شخص رمی کرتا ہی یعنی پھیلتا ہی ان شیطانوں
 کی طرف ستر ستر گز سے یا اُنچاس حضرت ابراہیم علیہ
 السلام کے زمانے سے میرے زمانے تک جبر بھی معلوم
 نہیں ہوتی ہی بلندی بھت زمین پر اور بھت نشانی
 ظاہر اور دلیل روشن ہی اور دوسری نشانی وہ کہ
 گوشت قربانی کا ایام مئی میں خشک کرتے ہیں آدمی
 دیواروں اور چھتوں اور پتھروں اور پھاڑوں پر پھر
 محفوظ رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُس گوشت کو کہ لیا ویہ کوئی

جانور کچرا سہیں ہے اور یہ معلوم ہے کہ چیل وغیرہ اگر دکھیں
 کچرا سہیں چیز آئیگی کہ ہاتھ میں یا سر پر اگرچہ وہ غیر گوشت کے
 ہو تو بھی گرتے ہیں اس پر اور لیجاتے ہیں اس کو اور اس ایام
 میں چیل وغیرہ بھت اڑتے ہیں اس گوشت پر اور قدرت
 نہیں رکھتے کہ لیجاوین کچرا اس گوشت میں سے تیرے نشانی
 وہ کہ نہیں گرتی ہیں مکھیاں اس ایام میں کھانے پر اگرچہ کہایا
 جاتا ہی شہد اور سوائے اس کے اور مٹھائی اور جمع ہوتی ہیں
 بھت مگر نہیں گرتی ہیں اس میں باوجود کثرت عفونات کے
 یعنی بدبو کی چیزوں کے کہ سبب کثرت قربانی کے خون اور گوہر
 وغیرہ کہ راہوں میں پڑا رہتا ہے اور یہ چیزیں سبب زیادہ ہونا
 مکھیوں کا ہے مگر اس پر بھی نہیں پٹھتی ہیں اور جب ایام منی
 یعنی ج کے دن گزر جاتے ہیں پھر گرتی ہیں مکھیاں کھانے کی
 چیزوں پر ایسی کہ خوش نہیں آتا کھاتا کھانے والوں کو سبب

ایک اور شایان کھلی اور ظاہر ہیں اُن لوگوں کے واسطے
 کہ نظر کریں انصاف سے * ذِکْرُہٗ اِنْبِی

جَمَاعَہٗ فِی مَنَسَکِہٖ نَاقِلًا عَنِ الطَّبِی

* ترجمہ جیسا کہ ذکر کیا ابن جماعہ نے اپنی مناسک میں نقل

تیا طبری سے فائدہ جانا چاہئے کہ جو ذکر کیا میں نے مقدمہ

تعداد دفعات بنائے کعبہ معظمہ میں اسے معلوم

ہوا طول اور عرض موضع حطیم کا پس جو کچھ علامہ رزقی

و ابن جماعہ نے لکھا ہے کہ تمام طول حطیم کا مابین فرجہ

حد دیوار جانب مغرب سے تا جانب دیوار مشرق

سیدنا بیس گز ہی اور عرض حطیم کا مابین فرجہ حمت

تعبہ تا منتہا نے دیوار شاہی حطیم مقدار دس گز و ثلث

گز ہی اور عرض دیوار شاہی حطیم کا ایک گز و نیم گز ہی

اور بجز کثیر طرف سے دیوار حطیم کی اثنا بیس گز ہی

پھر اس حطیم میں یہ مقدار سات گز کے زمین کعبہ کی ہی اور
باقی زیادہ یہی اور یوں بھی کھائی بعضوں نے کہ چھ گز اور
ایک بالشت زمین کعبہ شرف کی ہی اور یہ ذکر پچھلے ہو چکا

تیسری فصل میں

بیان طول اور عرض مسجد الحرام کا اور نئی بنیادوں اس کی
اور گنتی دروازوں اور طاقوں اور ستونوں اور قیون اور
کنگورون اور مناروں کی کہ اس زمانے تک ہمیں جانا چاہئے
کہ جس وقت بنا کیا کعبہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے پس
نہ تھا اگر داسے کوئی گھر اور نہ کوئی دیوار اور اس طرح نہ تھا
کہ زمانے تک عاملہ اور جریم اور خراہ کیے اور جرأت نکی
سی نے کہ بناویے ایک گھر کہ کعبہ شرف کے بسبب تعظیم کے
تو اس وقت تک کہ پھنچی ولایت کعبہ کی قصی بن کلاب کے
ماتھے میں اور یہ پانچویں پشت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

نے پس جمع کیا انھوں نے اپنی قوم کو اور اذن دیا انکو کھڑ بنایا
 رد کبیر شریف کے پھر بنائے انھوں نے گھبراہٹ اُپس جگہ اور کی
 دروازے گھروں کا کبیر شریف کی طرف واسطے کہ داخل ہوں
 اس طرف سے طواف کو اور چھوڑ دی واسطے طواف کرنے والوں
 جگہ مطاف کی یعنی جگہ طواف کی اس قدر چھوڑ دی کہ فرش کیا ہے
 اس وقت تک آسمان پتھر و نم کو تراش کر گرد حاشیہ مطاف
 تک کہ وہ جگہ معروف ہے اس زمانے تک اور اس بی طرح رہا وہ
 قریب زمانہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور زمانہ
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پھر پھینچی جس وقت خلافت حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کو اور بھٹ ہوئی کثرت آدمیوں کی اس وقت برپا
 مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری میں اور وہ خولیان کہ گرد مسجد
 الحرام کے تھیں توڑا انکو اور داخل کیا مسجد میں اور بنائی کہ
 یہ واسطے مسجد کے کمر قیامت سے یعنی قد آدم سے یکہ کم

کہ چنانچہ اس دیوار پر اور اول دیوار مسجد کی حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے بنائی اور بعد اُس کے خلافت پہنچی حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کو پھر خرید کئے انھوں نے بہت گھر اور داخل
 کئے مسجد الحرام میں بیچ سال چھپن ہجری کے اور بنائے
 مسجد میں در اور پھیلے اسکے رواق یعنی محراب بنائے مسجد
 میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اور بعد اُس کے زیادہ کیا
 عبد اللہ ابن زبیر نے مسجد الحرام میں زیادتی بہت اور خرید کئے
 گھر بہت بھان تک کہ خرید ایک گھر ازرق کا زیادہ دس
 ہزار دینار سے اور داخل کیا ان گھر و نگو مسجد میں بعد اسکے
 ملکہ کیا عبد الملک بن مروان نے دیوار میں مسجد کی اور چھت کیا
 اُس کو یعنی حرم کی چھت بنائی درخت ساج کی لکڑی سے لیکن
 بڑا یا نہیں اُس کو بنائے ابن زبیر سے بعد اسکے بڑا یا حرم
 نو اسکے ہتے نے کہ نام اُس کا ولید بن عبد الملک تھا اور لایا واسطے

تیاری حرم شریف کے بھت ستون رخام کے پھر بعد اسکے زیادہ
 لیا اُس میں ابو جعفر منصور نے اپنی خلافت میں دو مرتبہ ایک
 بار سن ایک سو ساٹھ ہجری میں اور دوسری بار شروع
 اُس عمارت کو سن ایک سو سرستھ میں اور تمام کیا اُس کو
 ایک سو انھتر ہجری میں اور وفات پائی اُس نے اُسی سال
 میں اتفاقاً اور دو نو دو قہ بڑھانے میں مسجد اور عمارت کے
 مال بھت تصرف کیا کہتے ہیں کہ خرچ کیا ہر ایک گز زمین
 کے واسطے جو داخل کی ہی مسجد میں مقدر پچیس دینار کے اور لایا
 واسطے اُس عمارت کے بھت ستون سنگ رخام کے بلاد
 شام سے اور دوسری طرف سے کشتیوں میں اور امارا
 ان ستون کو بندر جدہ میں پھر لائے وہاں سے گاڑیوں پر
 لے کر موط میں پھر بعد اسکے زیادہ کیا اُس میں معتضد عباسیؒ
 شمال کی طرف مسجد الحرام سے تھوڑی زیادتی بعد سال

ایک سو اسی بھری ہے اور داخل کیا مقام دارالندوہ کو
 اور نام رکھا اعلیٰ زیادتی کا باب الزیادہ یعنی وہاں ایک
 دروازہ حرم کا قائم کیا اور اس دروازے کا نام باب الزیادہ
 رکھا اور ندوہ ایک گھر تھا شمال کی طرف کعبہ شریف سے
 کہ بنایا تھا اس کو قصی بن کلاب نے اس واسطے کہ جمع ہوتے تھے
 اس میں قریش مکہ واسطے مشورت ایک کام کے جیسے نکاح یا
 لٹائی یا اور ایسے کام کو اس گھر میں جمع ہوتے تھے
 اور ندوہ لغت میں اجتماع کو یعنی جمع ہونے کو کہتے ہیں اور
 کہتے ہیں کہ دارالندوہ نہ تھا پہلے قصی بن کلاب سے بعد
 اس کے زیادہ کیا مسجد الحرام میں پشت کعبہ شریف کی طرف سے
 کہ وہ زیادتی معروف ہے ساتھ زیادتی باب ابراہیم کے یعنی
 زیادہ کیا مسجد الحرام کو باب ابراہیم کی طرف سے اور ہوئی بنا
 اس زیادتی کی زمانے خلافت حضرت عباسی میں سنی

سوچہ میں پھر رہی بنائے اسکی سیطرح سات سو اسی
 سال بحری تک اور سوائے اس کے درمت کی بجائے بادشاہوں
 یا چھت یا دروازے یا غیر اسکے پھر سن نو سو اسی میں منہا
 لیا یعنی برابر کیا مسجد موصوف کو سلطان سلیمان خان کہ باتا
 روم کا تھا اور نئی بنائی بنا اسکی اور بدلان بہت ستونوں کو
 سنگ رخام سے اور بنائی عمارت اسکی مضبوط اور بہت بخت
 اور خرچ کیا اسپر مال بہت تا وہ کہ تمام ہوئی وہ عمارت زمانہ
 میں اس کے پیسے کے کہ نام اوسکا سلطان رادخان تھا بیچ سال
 آخر نو سو تر اسی کے والد اعلم بالصواب • ذکر مسجد الحرام کے
 مانپ کا اور دروازوں کا اور طاقون کا غلہ قحطانی نے شرح
 مختصر وقایہ میں لکھا ہے کہ تمام مانپ مسجد الحرام ایک لاکھ
 بیس ہزار گز بھی اور دروازے اسکے پندرہ ہین اور طاق
 کے دروازوں کے یعنی محراب سینتالیس ہین اور ستون

ایک چار سو چوبیس بیان اور تمام ستون مرمر اور رخام سے
 بیان ابنتی اور چھپانر ہے یہ کہ جو چکر علامہ قسستانی نے نقل کیا ہے
 وہ ان کے زمانے میں تھا پھر بعد اسکے ہوئی ہے زیادتی اور تبدیلی
 دروازوں اور طاقتوں اور ستونوں کی بہت چنانچہ تحقیق
 کیا ہی پچھلے علما و ان سے علامہ قطب الدین نے تاریخ مکہ میں لکھا
 نقل کیا جاتا ہے کلام اسکا فخر یعنی تھوڑا جانا چاہئے کہ علامہ
 قطب الدین نے کہا ہے گنتی دروازوں مسجد الحرام کی اور طاقتوں
 کی سو معدوم ہوا کہ سب دروازے مسجد الحرام کے اس زمانے تک
 انیس عدد ہیں کہ کھلتے ہیں اور ان دروازوں میں اثنائیس
 محراب ہیں جانب مشرق کعبہ شریف سے کہ دروازہ بیت اللہ
 شریف اور مقام ابراہیم اُس طرف ہی چار دروازے ہیں ایک
 باب بنی شیبہ کہ معروف ہی اس وقت تک ساتھ باب السلام
 کے یعنی اس زمانے میں اسکو باب السلام کہتے ہیں اس میں تین

عدو طاق ہین دوسر اور وازہ باب البنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی
 کہ اسمین دو طاق ہین داخل ہوتے تھے پھر خندہ اصلی اللہ علیہ
 وسلم اس طرف سے مسجد الحرام میں جسوقت کہ آتے تھے اپنی
 دولت سرائے سے کہ وہ گھر پی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
 کا تھا پھر باہر تشریف فرما ہوتے تھے مسجد الحرام سے دولت
 خانے کی طرف اسی دروازے سے انتہی تیرا دروازہ باب
 الجنائز ہی کہ نام اُسکا اس وقت میں باب عباس سے اس
 سبب سے کہ وہ دروازہ مقابل ہے گھر حضرت عباس رضی اللہ
 عنہ کے اور اسمین تین طاق ہین اور کبھی باب البنی کو باب
 الجنائز بھی کہتے ہین چوتھا دروازہ باب بنی ہاشم سے کہ معروف
 ہی وہ دروازہ باب علی سے یعنی اسوقت میں اسکو باب
 علی کہتے ہین اسمین بھی تین طاق ہین اور مسجد الحرام میں
 جنوب کی طرف کعبہ معظمہ سے کہ طرف یمن کے ہی اسمین بھی

سات دروازے ہیں ایک دروازہ کہ اسکو باب بازان
 کہتے ہیں اور اُس میں دو طاق ہیں دوسرا وہ کہ باب البخل
 ہے اُس میں دو طاق ہیں تیسرا باب بنی مخروم کہ معروف ہے
 اب وہ دروازہ باب الصفا ہے اس سبب ہے کہ وہ نزدیک
 صفا پھاڑی ہے اور اُس میں پانچ طاق ہیں چوتھا دروازہ
 وہ کہ معروف ہے باب جیاد صغیرہ اور اُس میں دو طاق ہیں
 پانچواں دروازہ باب المجاہد ہے کہ اسکو باب الرحمہ کہتے ہیں
 اُس میں بھی دو طاق ہیں چھٹا باب عجلان ہے کہ سبب نزدیک
 ہونے بدر شریف عجلان کے اسکو باب عجلان کہتے ہیں اور
 اُس میں دو طاق ہیں اور ساتواں ایک دروازہ ہے کہ واقعہ ہی
 مجازات یعنی مقابل رکن بمانی کعبہ معظمہ ہے اور وہ معروف ہے
 باب امّ ثانی ہے اس سبب تھا وہ دروازہ نزدیک محل سرائے یعنی
 گھری فی امّ ثانی کے اور وہ بیٹی انبی طالب کی تھیں اور

مشہور ہوا اور اسمین ایک طاق ہی اور مسجد الحرام میں جانب
 شمال کعبہ معظمہ سے پانچ باب ہیں ایک وہ کہ معروف ہے
 باب السدۃ اور اسکو باب العتیق بھی کہتے ہیں اور نام
 اسکا پھیل زمانے میں باب النمرہ تھا اور اسمین ایک طاق ہی
 اور دوسرا باب الحجر کہ نام لیتے ہیں اسکا اس زمانے میں باب
 الباسطہ اس سبب سے کہ وہ دروازہ نزدیک ہی مدرسہ عبد
 الباسطہ سے اور اسمین بھی ایک طاق ہے تیسرا ایک دروازہ
 ہے طرف باب زیادہ ذکر کئے گئے ہیں اور وہ شام کی طرف کعبہ
 مشرف سے ہی اور وہ اب معروف ہی باب قطیبہ وہ بھی ایک
 طاق کا ہی چوتھا باب وہ کہ طرف دارالندوہ ہے وہ دروازہ
 بھی تین طاق کا ہی پانچواں باب کہ معروف ہی باب الدربۃ
 قریب منارہ باب السلام کے ہی اسمین ایک طاق ہی ہے
 بیان ستونہ مسجد الحرام کا وہ ستون کہ اس زمانے میں موجود

اس میں سے ایک ستون سنگ ضوالکا اور چودہ ستون رخام
 ہیں اور جو زیامتی کہ باب ابراہیم کی طرف واقع ہے اس میں
 سولہ ستون ہیں سب رخام کے اور تیسرے قسم کے ستون
 حجر شمس سے ہیں اور نسبت کئے گئے ہیں وہ پتھر پیر شمس سے
 شمس کے سین کو پیش اور میم کو زبر اور یا کو جزم پھر سین کو
 زیر اور یا کو جزم فقط اور پیر عربی زبان میں کوئے کو کہتے
 ہیں کہ وہ بیکر مکہ معظمہ اور مذبحہ سے کئے درمیان ہی اور
 لگتے ہیں کہ حد حرم کی جدیہ کی طرف اسی کوئے سے ہی
 اور میں نزدیک اس کوئے کے محبت پھاڑ زرد رنگ کے اور
 لائے ہیں ان پتھروں کو وہاں سے مکہ معظمہ میں اور بھیجے تمام
 ستون شمس دو سو چالیس ہیں ان میں سے چھت شرقی
 یعنی مشرق کی طرف مسجد الحرام سے تیس ستون ہیں اور چالیس
 شمالی کے چالیس ستون ہیں اور چھت غربی کے چھت ستون

ہیں اور جنوب کی طرف اُس میں چھترستون ہیں اور چاروں
 رکنوں پر مسجد الحرام کے چارستون ہیں ہر ایک کو نیچے پر ایک
 ستون ہی اور زیادتی میں باب الذوہ کے چھتیسستون
 ہیں اور زیادتی میں باب ابراہیم کی طرف اٹھارہستون
 ہیں * بیان قبوں کا امام قبی مسجد الحرام کے ایک سوبان
 ہیں انہیں سے جانب مشرق مسجد الحرام سے چوبیس قے ہیں
 اور جانب شمالی حرم سے چھتیس قے ہیں اور جانب جنوبی حرم
 چھتیس قے ہیں اور وہ رکن مسجد الحرام کا کہ قریب منارہ ضرورہ
 کے بی اُس میں ایک قبہ ہی اور زیادتی میں باب الذوہ کے سولہ
 قبہ ہیں اور زیادتی باب ابراہیم کی طرف پندرہ قے ہیں
 بیان کنگورون کا امام کنگوری مسجد الحرام کے سب یکہزار تین
 باؤن ہیں انہیں سے ایک سوترین کنگوری سنگ خاتم
 ہیں اور باقی سب حجر شمس سے ہیں اور جانب مشرق حرم

ایک سو پین تیس کنگورے ہیں اس میں ایک کنگورہ رخام
 اور وہ بڑا ہی اور باقی سنگ شمشیری سے ہیں اور جانب شمالی
 حرم سے تین سو ایک تالیس کنگورے ہیں رخام سے ہیں اور ان میں
 تین کنگورے بڑے ہیں اور باقی حجر شمشیری سے ہیں اور جانب
 غنی حرم سے دو سو چار کنگورے ہیں اور ان میں پچتر کنگورے
 سنگ رخام سے ہیں ان میں کنگورہ بڑا ہی اور باقی حجر شمشیری سے
 ہیں اور جانب جنوبی حرم سے تین سو پین تیس کنگورے ہیں
 ان میں سے ستر کنگورے رخام سے ہیں اور ان میں بھی تین کنگورے
 بڑے ہیں اور باقی سنگ شمشیری سے ہیں اور زیادتی میں باب
 النذوۃ کے ایک سو اگانوے کنگورے تمام حجر شمشیری سے اور
 زیادتی میں باب ابراہیم کی طرف ایک سو چھیالیس کنگورے
 ہیں سنگ شمشیری سے ہیں فقط نہ سوائے اس کے بیان مزاروں
 امارے مسجد الحرام کے واسطے اذان کے اس زمانے تک سات

بعد میں کہ ان پر اذان کہتے ہیں پانچ وقت ایک منارہ میں
 سے باب عریہ پاس ہی اور دوسرا منارہ قریب باب
 السلام کے ہی اور تیسرا منارہ باب علی پاس ہے چوتھا منارہ
 باب الخزورہ پاس ہے پانچواں منارہ باب الزیادہ پاس ہے
 چھٹا منارہ قریب مدرسہ سلطان فائستانی کہ واقع ہی در
 میان صفا اور مروہ کے قریب مسیٰ ہے یعنی جہان سے دور تھا
 ہیں ساتواں منارہ سلیمانہ ہی سلطان سلیمان خان کا
 کہ واقع ہی درمیان باب الزیادہ اور باب السلام کے اور
 یوحییٰ معلوم رہی کہ مسجد الحرام میں پچھلے زمانے میں منارہ
 دوسرے بھی تھے کہ ذکر کیا ہی انکا علماء تواریخ نے اپنی کتابوں
 ولیکن تریا ہے انہیں کچھ نشان اس زمانے میں یوحیٰ حاصل کلام
 قطب الدین اور دوسروں کا ہی فائدہ پشتر علامہ شمس
 سے تعداد تمام گزونی ہوئی تھی کہ وہ سب مسجد الحرام ایک

لاکھ پس ہزار گز ہی ولیکن تحقیق وہ ہی کہ علامہ فاسی نے
 تاریخ صغیر اپنی میں کہ نام اسکا تحصیل الزام ہے نقل کیا ہی کہ مانیا ہی
 میں یہ مسجد الزام کو لوہے کے گز یہ اور تحریر اسکے یہ گز ہاتھ
 بھی ظاہر ہوتا ہی یعنی علامہ فاسی نے ہاتھ کا گز بھی لکھا ہی
 پس مانیا میں نے لبائی مسجد کی دیوار غریبی سے تا دیوار شرقی
 کے مقابل اس دیوار کے ہی مقدار تین سو چھپن اور اٹھواں حصہ
 گز ہی لوہے کے گز یہ پس ہوتی ہی وہ لبائی مسجد کی
 ہاتھ کے گز یہ چار سو ساٹھ گز اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
 گز لوہے کا ہاتھ کے گز یہ شاید بڑا ہونی کا فقط اور مانیا میں
 مسجد بیچ دیوار غریبی حرم سے حطیم میں ہو کہ نزدیک دیوار شرقی
 کے بعد شروع سے تا مسجد بیچ دیوار شرقی حرم تک یعنی پانچ کے
 وقت اوس پانچ والے نے مسجد دیوار اور حطیم میں ہو کر پا
 لٹا رہے اور ایک بازو سے دیوار کے پانچ مانیا ہی ورنہ

بین تین حرمین مسجد الحرام کا دیوار شامی سے تا دیوار یمنی تک
 دو سو چھینس گز لوہے کے گز سے اور ہوتی ہی وہ پلنگ ماتھے کے
 گز سے تین سو چار گز اور پانچ سو پچھ سو چار گز دیوار شامی حرم سے
 ما بین دیوار شرقی کعبہ اور مقام ابراہیم میں ہو کر بلکہ گذر زمین
 نزدیک مقام ابراہیم کے ہو کر تا پچھ سو چار گز دیوار یمنی تک انتہی
 جسطرح ذکر کیا ہی فاسی نے پس اسطریق سے تمام گز مسجد کے
 سات ضرب یہ بموجب گز لوہے کے چھ سو بائیس گز ہوتے
 ہیں اور ماتھے کے گز سے سات سو گیارہ گز ہوتے ہیں واللہ



اعلا

چونکہ اصل میں

مقدار مظاف میں کہ اسقدر بھی مسجد زمانے پھر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم تک اور مظاف طواف کی جگہ کو کہتے ہیں جانا چاہئے
 کہ مولانا علی قاری نے شرح منک متوسط میں لکھا ہے کہ

مراد مطاف سے وہ مکان یہی کہ مقرر کیا گیا وارے طواف کے
 اور اسقدر تہی مسجد الحرام زمانے تک حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ
 علیہ وسلم کے انتہی اور مولانا قطب الدین مکی نے تاریخ مکہ معظمہ
 لکھا ہے کہ مطاف مطلق اسقدر ہی گرد بیت اللہ شریف کے
 فرش کیا ہے اس میں اسوقت تک پتھروں کو تراش کر
 سنگ صوان سے اور تیار ہوا تھا وہ دائرہ مطاف سن
 نو سو ایک سٹھ ہجری میں حکم سے سلطان سلیمان خان
 ابن سلطان سلیم خان کے کہ سلاطین روم سے تھا انتہی بھی
 لکھا مولانا قطب الدین نے اور خرمین آیا ہے کہ ہوئی ابتدا
 فرش مطاف کی پتھروں صوان سے ایام خلافت سلطان
 سلیم خان ثانی یعنی دوسرا ابن سلیمان خان اول سے کہ سلاطین
 روئے تھا اور پھیلے اسے بنایا تھا موضع مطاف کو اور طرح
 یعنی بنایا تھا اوپر حاشیہ مطاف کے پتھروں سے دائرے کی

شکل اور اونچا کیا تھا اسکو زمین سے تاکہ ظاہر اور روشن ہو
 حد مظاف کی اور سمجھ بھی جانا چاہئے کہ خبر نہیں پائیت وقت پائی
 کر نے اس رسالے کے اوپر کسی کتاب کے اندازہ کیا ہو اس کتاب
 میں عرض و طول موضع مظاف کو گزونیے اس واسطے پایا میں نے
 ایک تین اپنی ذات سے گزستریہ سے کہ وہ خوبس آنگلی کا
 ہی اور مظاف کی جگہ واقع ہی دائرہ کی طرح نہ اوپر صورت
 ترتیب کے اور دائرہ اسکا سب طرف سے مکینان بھی نہیں ہی
 اور ترتیب بمعنی مربع یعنی چاروں طرف سے برابر پھر اس واسطے
 پایا میں نے اسکو چاروں طرف سے مقابل سے اور پچھلے مشرف
 سے یعنی سامنے سے سامنے تک پس پایا میں نے شمال کی طرف
 کعبہ مشرف کے اور باہر دیوار حطیم سے پچھلے گز اور ایک بالشت
 دو انگشت اور مغرب کی طرف کعبہ مشرف سے چوبیس گز ہی
 دو انگشت کم اور جنوب کی طرف کعبہ مشرف سے ایکس گز اور

اور اٹھ انگشت ہی اور مشرق کی طرف کعبہ معظمہ تانھا
باب السلام قدیم تک چوالیس گز نہی اور حساب کیا گیا
ہی کہ بھو سب گز سب جوانب کے مقابلے سے اور پیچ سے
کعبہ شریف کے اور نہ کو نوں اور نہ اُسٹکانیہ کے واقع
ہی درمیان پیچ کے اور اگر حساب کیا جاوے مقابلہ
اور غیر وسط یعنی غیر پیچ سے تو ظاہر ہائی کہ فوق اس مانپ
میں پڑ جاوے اس سبب سے کہ مطاف واقع ہی دائرے
کی طرح پر بصورت مربع کے ﴿ فَلْيَسِّرُوا لِلَّهِ ﴾
اعْلَمُ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ وَالْيَهُ الْمَالُ
پس غور کر تو کہ اللہ تعالیٰ جانو الاهی حقیقت حال کا
اور اس کی طرف سب کو بھجانا ہی واللہ اعلم بالصواب

پانچویں فصل مان

بیان ہی کعبہ شریف اور حرم محترم کی مانپ کا اور جو

اُسکے علائقے میں ہی ان سب کی ماسب اور کثرت بھی ہے
 جانا چاہئے کہ جامع الرموز میں آیا ہے پیچ مقبہ مساحت
 مسجد الحرام کے وہ عبارت یہ ہے ۰۰۰ وَالْمَسْجِدُ فِي
 وَسْطِ مَكَّةَ ذِرَاعُهُ مِائَةٌ وَأَلْفٌ وَعِشْرُونَ
 وَطَافَاتُهُ أَرْبَعُونَ طَاقَةً وَأَسْتَوَانَا

تُهُ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ أَرْبَعٌ مِائَةٌ كُلُّهَا مِنْ مَمَرٍ
 وَدُخَانٍ وَأَبْوَابُهُ خَمْسَةٌ عَشْرَةٌ ۰۰۰ ترجمہ

یعنی مسجد الحرام پیچ کے میں ہی گیارہ سو پچاس گز ہی
 اور طاق اُسکے چالیس ہیں یعنی محراب دروازوں کی چالیس
 ہیں اور ستون اُسکے چار سو چوبیس ہیں سب سب
 درمیکے اور رخام کے اور دروازے اُسکے پندرہ ہیں انہیں
 جانا چاہی کہ بلندی بیت اللہ شریف کی کہ کعبہ ظاہری
 طرف آسمان کے اس ایام میں اٹھارہ گز ہی اور پانچ

اور گزشتہ عہد چوپس بالشت کا اور انکلی کا پھلو اور وسط
 ہونہ جڑ اور نہ نوک اور انکلی چھو کی اعتبار سے نہ کم
 نہ زیادہ اور جو انکلی پر پھلو سے رکھنا چاہئے اور طول
 بیت اللہ شریف کا رکن یعنی کوئی حجر اسود سے تارکن عراقی
 کہ دیوار شرقی خانہ کعبہ ہی پچیس گز نہی اور چھ قلو یعنی
 چھ بالشت اور رکن یمانی سے تارکن شامی کہ دیوار غربی
 یعنی کی ہی چوپس گز نہی اور ایک بالشت اور عرض
 بیت اللہ شریف کا رکن یمانی سے تارکن حجر اسود کہ دیوار
 جنوبی کعبہ شریف کی ہی ایکس گز اور ایک بالشت ہی
 اور رکن شامی سے عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ ہی پچیس
 گز نہی اور عرض دیوار خانہ کعبہ مشرق و دو گز نہی اور واسطی
 بیت اللہ کے دو چھت ہین ایک کے اوپر ایک یعنی دو چھتین
 ملی نھین ہین اور طول چھتو نکا ایک طرف سے ایکس گز

قدر زیادہ ہی اور دوسری طرف سے میس گز ہی قدر
 زیادہ اور عرض دو نوچھٹ کعبہ معظمہ کا ایک طرف اٹھارہ
 گز ہی اور دوسری طرف سے سترہ گز ہی اور دروازہ
 کعبہ شریف کا دیوار شرقی بہن ہی اور طول دروازہ
 کعبہ مشرف کا چھ گز اور دس ایکست ہی اور عرض دروازہ
 کعبہ کا چار گز ہی اور نچتے دروازے کے ساج کے ٹکڑے بہن
 اور تنگ پیسے۔ نیز اسپر چاندی کے لگے بہن اور چاندی
 کی میخوں سے مضبوط کیا ہی اور بلند ہی اتنا نیکی
 یعنی چوکھٹ کعبہ مشرف کی زمین سے جاگر اور ثمن یعنی
 اٹھواں حصہ گز کا ہی اور ناودان کعبہ شریف کا کہ
 اسکو میراں رحمت کہتے بہن اور ہندی زبان میں پناہ
 کہتے بہن درمیان دیوار شمالی کعبہ ماہین رکن عراقی اور رکن
 شامی کے ہی اور حجر اسمعیل علیہ السلام نیچے اس میراں

رحمت کی ہی اور حجرِ اسود درمیان مشرق اور شمال کے جو
 رکن کعبہ شریف کا ہی اس رکن میں ہی اور بلندی حجرِ اسود کی
 زمین سے اڑٹائی گز ہی اور چھٹا حصہ گز سے تھوڑا زیادہ ہی
 اور تعداد عرض اور طول حجرِ اسود کا کہ ظاہر ہی ایک جب
 یعنی ایک بالشت اور چار انگشت اور انگلیاں پس میں
 ملی ہوں اور طول اور حدِ مستحار کی چار گز اور پانچ انگشت
 ہی اور مقامِ مستحار درمیان رکنِ یمنی اور دوسرے دروازے
 کعبہ شریف کے ہی وہ دروازہ کہ اس زمانے میں بند ہی
 اور اس کو مستحار اس واسطے کہتے ہیں کہ اس جگہ آدمی کھڑے
 ہوتے ہیں اور ہاتھ اوپر دیوار کعبہ کے رکھ کر دعا کرتے ہیں
 اور مغفرت گناہوں سے طلب کرتے ہیں اس واسطے اس کو مستحار
 مِنَ الذُّنُوبِ کہا ہی اور عرض اس دروازے بند کا میں
 گز ہی اور طول پانچ گز سے تھوڑا زیادہ ہی اور حدِ عظیم کا

اول نام حجر تمنا اسطرح کہ جی کو زیر اور جیم کو زبر اور اب
 اس زمانے میں اسکو حطیم کہتے ہیں وہ حطیم ایک حاطہ ہی
 مدوزینے گول ادنا دائرہ اور میجر حجر جانب شمالی کعبہ شریف
 سے نیچے ناودان کعبہ کی ہے اور حجر اس جگہ کا نام اسواط
 ہوا کہ وہ جگہ جدا ہوئی ہے کعبہ شریف سے اور حد اس
 حجر کے رکن عراقی سے تا رکن ستامی تک ہے اور زمین حجر کے
 پتھروں رخام سید اور سیاہ اور سبز اور زرد
 سے فرش کیا ہے اور اس جگہ سے کہ نیچے پتالے کعبہ شریف
 کے ہی تا دیوار حجر تک کہ مقابل اسکے پی دس گز اون
 تین پاؤں کی ہے اور سات گز یا چھ گز اور ایک وجب
 یعنی ایک بالشت اس میں زمین کعبہ شریف کی ہے اور باقی
 زمین حجر کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بکریوں کی جگہ تھی
 بعد اسکو داخل حجر میں کیا ہے اور اس حجر کے دو دروازے

ہیں ایک نزدیک رکن شامی کے اور دوسرا نزدیک رکن
 عراقی کے اور مابین دونوں دروازے حجر کے فاصلہ بیس گز
 ہی اور دائرہ حجر کا بیتر کی طرف سے اوپر کا اٹھائیس گز
 ہی اور باہر کی طرف سے چالیس گز اور پاؤ گز ہی
 بیان حفر نکا کہ وہ ایک حوض ہی ملا ہوا دیوار شرقی
 کعبہ شرف سے اور نزدیک استاذ کعبہ شرف کے اور وہ اس
 ایام میں مقام جبرئیل مشہور ہی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ
 حوض وہ جگہ ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام گارہ تیار کرتے
 تھے واسطے تعمیر کعبہ شریف کے اور اس واسطے اہل مکہ اس
 حفرے کو منجھتے کہتے ہیں اور طول حفرے کا سات باشت
 اور سات انگشت طے ہوئے ہی اور عرض اسکا پانچ
 وجب یعنی پانچ باشت اور تین انگشت طرف کعبہ کے ہی
 اور عمق یعنی گہرائی اسکا ایک باشت اور چار انگشت ہی

اور تسبیح فی الدین طبری وغیرہ فی کما ہی کہ بیچہ حفرہ وہ
 جگہ ہے کہ جرئیل علیہ السلام نے حضرت سید و رحالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سامنے یا کچ وقت کی نماز درمیان روز متعارف
 کے اس موضع میں گذاری ہے اور وقت پانچ وقت کی
 نماز کے معین کئے ہیں اس زمانے میں کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ
 نماز اس امن مرحومہ پر فرض فرمائی ہے واللہ اعلم بالصواب
 بیان حدود مضاف کا معنی جانا چاہیے کہ حدین مضاف
 کی یعنی طواف کرنے کی جگہ کی عظیم کی طرف دیوار عظیم سے
 تا حد مضاف پچیس گزا اور ایک بالنت اور دو انگشت
 ہے اور جانب غربی کے شادروان کعبہ شریفہ سے
 تا حد مضاف چوبیس گزیں دو انگشت کم ہے اور
 شادروان بمخے پستہ کعبہ اور جنوب کی طرف شادروان
 کعبہ سے تا حد مضاف اکتیس گزا اور اٹھ انگشت ہے

اور دروازے کعبہ مشرف کی طرف سے تاسرحہ مطاف ترین گز
 ہی اور تاحہ باسم السلام قدیم چوالیس گز ہی اور تمام طول
 مطاف کا مابین حد شمال سے جنوب تک اٹھانوہ گز
 اور تین پاؤ گز دو انگشت کم یا قدرے زیادہ ہی بیان
 عرض زمین مطاف کا قد موئی گنتی سے اما عرض زمین
 مطاف کو گرد اگر دیکھو مشرف کے پتھر سفید سے زشت کیا
 دروازے کعبہ سے مشرق کی طرف کے مقام ابراہیم ہی
 وہاں سے تاشادروان کعبہ معظمہ تک کے مقابل اس مقام
 کے ہی چھین سٹھ قدم ہی اور شمال کی طرف کنارہ حد
 مطاف سے تادیوار حطیم کے مقابل اُس کے ہی اڑتیس قدم
 اور چھ انگشت ہی اور مغرب کی طرف کنارہ مطاف سے
 تاشادروان دیوار کعبہ معظمہ تک اگاون قدم سے
 دو انگشت کم ہی اور چھ طرف اور طرفوں سے زیادہ ہی

اور جنوب کی طرف کنارہ مظاف سے تا شادروان دیوار
 کعبہ مظہرہ کی اُس جگہ تک کہ حجر اسود ہی پہنچتا لیس قدم
 ہی بیان ستونات مظاف کا اماستون دائرہ مظاف
 کے جو واسطے لٹکانے قذیلون کے کھڑے کئے ہیں وہ ستون
 تین نہیں عدد ہیں ایک تیس عدد ہفت جوش کے یعنی ہفت
 دہات کے ہیں اور اُس کو بعض لوگ پچر کس بھی کہتے ہیں
 اور دو ستون دو نو کو نو پر سنگ در سفید کے ہیں اور در
 میان ہیں، فرج دو ستون یعنی پر دو ستونوں کے در میان
 ہیں سات قذیل شیشے کے لٹکے رہتے ہیں اور ہر روز روشن
 ہوتے ہیں اور بیچہ قذیلین گرد مظاف کے دو سو چوبیس
 ہیں اور تمام قذیلین حرم کی ایک ہزار ہیں شیشے کچی پر جانا
 چاہئے کہ حرم محترم و بیت اللہ معظمہ تھوڑے سے پھرے ہیں
 چاروں طرف سے چنانچہ رکن حجر اسود مقابل دو نو مشرق و نیلے

پہنچ واقع ہوا ہی اور ستارہ قطب کا برابر رکن عراقی کے
 معلوم ہوتا ہے باقی کو فی السیطرہ قیاس کرنا چاہیے ۛۛۛ
 بیان مصلون کا جانا چاہئے کہ پھلا مصلّا حقیقہ کہ وہ ایک ایوان
 ہی یعنی ایک مکان ہی تین درکاد و منزلہ تجارت عظیم الشان
 طرف شمال کے باہر ستونات مطاف سے واقع ہی اور
 اس فصیلے سے دیوار حطیم تک اڑتالیس گز ہی اور دوسرا
 مصلّا شافعی ہی کہ قریب چاہ زم زم کے ہی اور پھر مصلّا
 دیوار کعبہ شریف سے چالیس گز ہی اور اسطرف کوئی تین
 مطاف کا نہیں اور پھر مصلّا بھی باہر ہی دستون سے
 اور پھر واقع ہوا ہی درمیان عمارت چاہ زم زم اور منبر
 عالی سنگ مرمر کے اور اس پر ایک مکان ہی یکدرہ منقل
 مقام ابراہیم علیہ السلام کے مشرق کی طرف اور تیسرا
 مصلّا حنبلی ہی اور اس پر بھی ایک مکان ہی چھوٹا سا

ایکدہ مقابل حجر اسود کے باہر ستونوں مطاف سے جا
 مشرق کے اور کنارہ دیوار مصلیٰ سے تائستہ دیوار کعبہ کہ
 پنجے حجر اسود کے ہی سینتالیس گز ہی چوتھا مصلیٰ مالکی
 ہی کہ اس پر ایک مکان ہی ایکدہ جانب مغرب کے باہر ستون
 مطاف سے واقع ہی اور کنارہ مصلیٰ سے تائستہ دروان کعبہ
 پینسٹھ گز ہی بیان مقام ابراہیم علیہ السلام یوں نقل ہی
 شیخ غریز الدین سے کہ تاریخ سات سو ترپن سحر یہ مقدس
 نماز کعبہ مضاف کا تھا ہیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو ہمیش
 کیا ہیں پس پایا ہیں نیلمندی مقام مذکور کی روئے زمین سے
 ٹٹ یعنی تھائی گز اور اٹھواں حصہ گز کا ہی اور اوپر سے
 وہ سنگ ربع ہی یعنی چاروں طرف سے تین پاؤ گز ہی
 اور اس پر شان قدیم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی
 اور گرد جگہ قدیم مبارک حضرت کے پتر چاندی کے لگانے

ہین اور پستے یعنی پچائی قدموں کی پتر چاندی سے ساڑھے
 سات قیراط ہی یعنی تیرہ حصہ گزیے اور قیراط کم ہی اور گز
 چوبیس قیراط کا ہی اور چاروں طرف اس موضع کے ایک
 صندوق زمین میں مضبوط کیا ہی اور اوپر اس صندوق کے
 خلاف اطلسیاہ زربفت کا پھنایا ہی اور اوپر اس صندوق کے
 ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چارستونوں پر کھڑا ہی اور بخت
 ایک سوینے اور لا جورد وغیرہ سے تمام نقش کیا ہی اور زہمت
 زیب اور زینت سے سوارا ہی اور اوپر اس گنبد کے شیشے کے
 تختوں کو باہم ملا کر منج زد کیا ہی اور ہر چار طرف صندوق کے چار
 شباکہ ہفت جوش کے یعنی چار ٹٹئی جالی دار ہفت دہات کی
 ان چارستونوں سے کہ ذکر ہوئے ہین وصل ہین اور پیچھے اس
 گنبد کے ایک مکان ہی کہ پتھر کے ستونوں پر تعمیر کیا ہی اور اس
 مکان کا نام ایوانہ خلف کہتے ہین اور طول اسکا اور عرض اس

اُس موضع مصلیٰ کا کہ جگہ نماز گزارنے کی نفل طواف کی ہی بنی
 اُس مکان کے پانچ گز اور سدس گز یعنی چھٹا حصہ گز ہی اور طول
 و عرض شبا کہ یعنی اُس جالی کا پانچ گز ہی اور شبا کہ پندرہ یکو
 بھی کہتے ہیں اور اُس صندوق سے کہ جس میں مقام شریف ابراہیم
 علیہ السلام ہی تھا اور وہ ان کعبہ میں اللہ اکبر گز سے اٹھواں
 حصہ کم ہی اور حجر اسود سے تا مقام مذکور تک ستائیس گز ہی بیان
 منبر کا جانا چاہئے کہ منبر خطبہ جمعہ کا کہ مقابل رکن عراقی کے واقع
 ہو یا ہی بعمارت سنگ در سفید عظیم الشان کے تیرہ زمینے کا ہی
 اور اوپر اُس کے ایک گنبد بلمع طلائی ہی بیان چاہ زرم کا جا
 چاہئے کہ عمق یعنی گہرائی پیر زرم کی سترھ گز ہی اور عرض منہ اُس
 چاہ کا چار گز سے چار گز ہی اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زرم
 تک تین تیس گز ہی اور فوق درمیان مقام ابراہیم علیہ السلام کے او
 چاہ زرم کے ایکس گز ہی اور میچے اُس مکان کے کہ جس میں چاہ زرم

ہی ایک گنبد ہی کہ اس کو قبتہ الفرائشین کہتے ہیں اس واسطے
 کہ فرائش لوگ اس میں شمع اور شمعدان اور کچھو نے اور قرآن مجید اور
 جو کچھ حاجت کی چیزیں ہیں مسجد الحرام کی سب اس جگہ رکھتے ہیں
 اور پیچھے اس قبتہ الفرائشین کے ایک گنبد دوسرا ہی کہ اس کو سفائنہ
 الحاج کہتے ہیں اور پیچھے اس مکان کے کہ مصلائے شافعی اسمیں بھی
 ایک دروازہ کہ اس کو باب السلام کہتے ہیں اور ایک زمینہ چوبی ماند
 تیز کے گیارہ پائیکا واسطے داخل بیت اللہ شریف کے قریب مکان
 رزم کے رہتا ہے کہ نواب مدراس نے بھیجا تھا بیان مفصل گنتی اور
 دو رستوںات مسجد الحرام کا جانا چاہئے کہ کتنے ستون مسجد الحرام کے
 گرد بگرد کتنے دور میں ہیں سو ایسے ان ستونوں کے کہ باب السلام اور
 باب زیادہ بیان ہیں وہ سب چھ سو چوراسی ستون ہیں چاروں
 طرف حرم کے اور ہر طرف تین قطار ستون ہیں بعض جگہ کم اور
 بعض جگہ زیادہ چنانچہ کنج صفا، کبریٰ ف تین قطار ستون ہیں

کچھ کم اور باب ابراہیم اور باب الزیادہ کی طرف تین قطار سے
 زیادہ ہیں پچاسی ستون بیان مفصل مناروں کا جانا چاہئے
 کہ منار مسجد الحرام کے سات ہیں چار چاروں کو نور حرم کے اوپر
 تین منار سے سوائے کوئوں کے ہیں اور زیر جندی نے لکھا کہ مس
 حرم کی یعنی مانع مسجد الحرام کی ایک اور پس بزرگزی ہی لیکن طول
 مسجد الحرام کا فاتحہ کے گزی سے علامہ فاسی کے زمانے میں باب منی شہید
 ہے کہ مشہور ہے یہ باب السلام کے اور وہ کوئ دیوار شرقی مسجد کا
 ہی تا باب عمرہ کہ وہ کوئ غری مسجد کا ہی چار سو سات گزی ہی اور
 دوسرے حساب سے بیچہ مانع گزوں کی تین سو پچاس خطوہ ہوتی ہی
 اور خطوہ بمعنی قدم رفتار اور عرض حرم شریف کا باب منی مخروم
 کہ مشہور ہے ساتھ باب الصفا کے اور بیچہ دیوار جنوبی مسجد کی ہی تا دیوار
 اصلی مسجد کی کہ شمال کی طرف ہی قریب باب السدوہ تین سو چار گزی ہی
 اور بیچہ مانع دوسرے حساب سے دو سو تریں خطوہ ہوتے ہیں

۱۰
پہنٹی فصل میں

بیان ہے صفا اور مروہ اور کچھ تھوڑا مٹی کا اور حدود حرم محترم کا
 اور حدین عرفات کا اور مسجد نمروہ کا بیان ہے ۞ رَأَى الصَّفَا
 وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَارِ مَشْرِقِ اللَّهِ ۞ ترجمہ صفا اور مروہ جو ہیں
 نشان ہیں اللہ کے فائدہ صفا اور مروہ دو پھاڑ ہیں یکے
 کے شہر ہیں ۞ کہتے ہیں کہ صفا اور مروہ باہر ہیں مسجد الحرام
 اور مشرق کہ ہیں صفا جانب جنوب کے اور مروہ جانب شمال کے
 ہی اور جامع میں لکھا ہے کہ درمیان دونو پھاڑوں میں
 صفا اور مروہ کے اٹھ سو اٹھتر گز کا فرق ہے اور شرح صراط
 المستقیم میں لکھا ہے کہ دو میل اخضرین دیوار حرم میں رکھی
 ہیں آج کے دن تک اور وہ ایک علامت ہے اتھائے جگہ
 سعی کی جتنے وہ دو تو میل پتھر کی شکل مبارک کے ہیں اور سبز
 رنگ ہیں اور دیوار حرم میں وصل ہیں جو وقت

کہ عفا اور مروہ کے بیچ میں سے کرتے یعنی دوڑتے ہیں
 تو دونوں میلوں کے درمیان میں جتنی جا چھو ہے اس قدر دوڑ
 کر جاتے ہیں ساتواں پھیرون میں اور باقی کی جا چھو میں
 آہستہ چلتے ہیں اور شیخ الاسلام نے کھاہی کہ دونشان
 میں میل کی شکل کھینچے ہیں دیوار مسجد الحرام میں اور الگ گنہیں
 ہیں وہ دیوار حرم سے اور بھیہ دونو علامت ہیں واسطے سی
 کے یعنی صفا سے مروہ کی طرف جاویے تو اس میل سے اس میل
 تک دوڑ کر جاویے اور مروہ سے صفا کو آویے تو اس میل سے
 ایک دوڑ کر آویے مگر عورت اور بیمار کو آہستہ چلنے کا حکم
 بیان میں آیا ہے کہ منی باہر ہی مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف
 اور نھوڑی قابل ہی یعنی دبی ہی خوب کی طرف پھوڑا کو بی
 اس موضع مذکور میں نماز گزارے تو چاہئے کہ متوجہ ہو طر
 مغرب شمالی کے اور زاد الغریب میں آباہی کہ منی سے

تین میل کی نزدیکی اور عرفات چھ میل ہی منی سے تقریباً اور
 مناسک میں ملا رحمة اللہ علیہ رحمۃ کے آیا ہی کہ حدین
 عرفات کی پھر ہاں پھیلے حد تمام ہوتے ہی اس شاہ راہ تک کہ
 جاتی ہی شرق کی طرف دوسری حد ان پھاڑوں تک کہ پیچھے
 زمین عرفات کے ہاں تیسری حد بائیں تک یعنی باغون تک
 کہ متصل ہاں قریہ عرفات سے اور یہ قریہ واقع ہی بائیں طرف
 اس شخص کے جو کھڑا ہو عرفات کی زمین پر قبلہ کی طرف منہ کر کے
 اور قریہ بمعنی گاؤں ہی چوتھی حد تمام ہوتی ہی داوی عرفات تک
 یعنی عرفات کے میدان تک اور عرفات تمام داخل ہی زمین حل ہاں ^{سطح}
 نہ حرم کی تمام ہوئی مسجد عمرہ میں کہ وہ باہر زمین عرفات سے پی ٹی ہوئی ^{زمین}
 عرفات سے اور بعض علمائے کھائی کہ تھوڑی سی مسجد مذکور عرفات
 کی حد ہاں داخل ہی اور شرح ملا علی قاری میں اور مناسک کے
 لکھا ہی کہ مسجد عمرہ آخر حد عرفات سے قریب ایک بلکہ بعضوں ^{نے}

لکھا ہے کہ بعضے سی قول پر ہیں اور ترجمہ خلاصہ مشکوٰۃ میں کہ
 نام اسکا حراط الحیوة ہی لکھا ہے کہ غرہ کی نون کو پیش اور نیم کو
 زیر اور ریکو زیر قریب وادی عرفات اور نہایت زمین حرم کی
 ہی یعنی زمین حرم کی دامن تک ہی اور زاد الغریب میں آیا ہے
 کہ در احرم سے حرم مکہ ہی یعنی بھیان حرم سے مراد شہر مکہ ہی کہ
 شہر مکہ سے ہر چار طرف حدین حرم کے مقرر ہیں چنانچہ جانب
 مشرق کے چھو میل تک حد حرم کی ہی اور جانب مغرب اس
 شہر سے بارہ میل نی اور جانب شمال کے تیرہ میل ہی اور جانب
 جنوب کے چھو میل ہی اور شرح صراط المستقیم میں لکھا ہے
 کہ غرہ ایک موضع ہی نزدیک عرفات سے اور آخر زمین حرم کے
 ہی اور گویا کہ وہ ایک بربخ ہی در میان حل اور حرم کے اور بربخ
 اس کو کہتے ہیں کہ ایک چیز دو چیز و زمین ملتی ہو جیسے کہ جو ٹکا پتھر
 اور لکڑی میں ملتا بھی اور جانور و زمین ہندو آدمی اور جانور و زمین

ملتا ہی اسبطح وہ زمین عمرہ کی حل اور حرم دونوں میں ملتی
 ہی حدائیں معلوم ہوتی ہی حل بمعنی خیز زمین سوائے حرم کی
 زمین ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مسجد عمرہ میں وقوف
 جائز نہیں ہے یعنی عمرہ کی مسجد میں یوم الحج میں کھڑا ہونا درست
 نہیں ہے کہ وہ قریب عرنہ کے ہی اور درمیان شرح کنز کے
 آیا ہے کہ بطن عرنہ یعنی عرنہ کی حد کے پہلے میں کھڑا ہونا درست نہیں
 اور وجہ اسکی یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو اس
 جگہ کھڑا دیکھا ہے جانا چاہے کہ عرنہ قریب عرفات کے ہی اور
 وہ مقام عرنہ چار میل چار جگہ بنے ہیں بصورت ایک دیوار چو
 کے آسمان سے دو میل کہ طرف کعبہ شرف کے ہیں وہ حد زمین
 حرم کی ہی اور وہ دو میل دوسرے کہ طرف عرفات کے ہیں
 وہ حد زمین عرفات کی ہی اور ان دونوں حدوں کو بطن عرنہ کہتے ہیں
 اس درمیان میں روز حج کے کھڑا ہونا نچاہئے واللہ اعلم بالصواب

دوسرا باب ہی بنائے مسجد نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم کے بیان میں اور اس بات میں جو فضائل

یعنی فصل میں بنائے مسجد شریف کا بیان ہی۔ اب
جانا چاہئے کہ بس بیان کرنے عرض اور طول اور بنا، کعبہ
معظمہ اور حرم محترم کے تموڑا سب بیان بنا، مسجد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ علماء سنیہ اور تاریخ
کے قبول کریں اللہ تعالیٰ کو تشش انگیزیوں بیان کرتے ہیں
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر گئے
مدینہ منورہ کی طرف تشریف فرما ہوئے اور ناقہ سواری مبارک
داخل مدینہ منورہ کیے ہو اور انصاری کہ عاشق اوس ذات پاک کے
اور پروانہ جمال حسان ارائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے
آپ کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے گھر کو اپنے قدموں سے
روشن فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یہ ناقہ حق تعالیٰ کی طرف سے

مامور ہی جہان آپ سے پیغمبر جاوے گا وہاں میں رہوں گا
 پس وہ ناقہ جب قریب اوس جگہ کے جہان اب مسیحا
 پہنچا خود بخود مسجد کے دروازے کی جگہ پیغمبر گیا تب آنحضرت
 اپنے زبان فیض جہان سے فرمایا: **هَذَا الْمَنْزِلُ الْاَشَدُّ**
اللَّهُ تَعَالَى یعنی بھی مقام ہمارا ہی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے
 اور آپ ناقہ سے اترے اور یہ آیت پڑھی: **رَبِّ اَنْزِلْنِي**
مَنْزِلًا مَّبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمَنْزِلِينَ ترجمہ اللہ
 ای رب اتار مجھ کو برکت کا اتارنا اور تو ہی بھتر اتارنیوالا اور
 اسوقت اوس جگہ چند درخت کھڑے تھے اور اونہیں ایک
 مرتبہ تھا حق دو یتیم کا کہ بعض انصار اون دونوں یتیموں کو پرورش
 کرتے تھے یعنی مرتبہ اوس جگہ کو کہتے ہیں جہان کچھ رسکھلائی
 جاتی ہی بعد شریف لایے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بعض مسلمانوں نے اوس جگہ پر نماز پڑھنا شروع کیا بعد

چند روز کے جناب رسالت مآب نے اون دو نویتوں کو بولا
 فرمایا کہ تم اپنی اس جگہ کو مسجد بنانے کے واسطے ہمارے ہاتھ
 بیچ ڈالو اون دو نوے عرض کی کہ بے قیمت ہم آپ کی نذر کرتے
 ہیں آپ نے بات قبول فرمائی اور قیمت دیکر اونے وہ جگہ مول
 لی بلکہ بعضے انصاریوں نے چند درخت کچھور کے قیمت سے زیادہ
 انکو دیئے بعد خرید کرنے کے آپ نے فرمایا کہ اس زمین کو برابر
 اور ہموار کرو اور جو درخت بے موقع تھے انکو کٹوا ڈالو بعد
 برابر ہونے کے بنا مسجد مبارک کی شروع ہوئی اور بقیع میں
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شمال کی طرف قریب پیرایہ کے ایشیائے
 بنو امیہ اور آپ اپنی ذات پاک سے اور کتنے اصحاب تہمرا اور اینٹ و گچ
 سے لاتے تھے اور واسطے شوق زیادہ کرنے اور تسلی اصحاب کے
 یہ حدیث خوشخبر کے مضمون کے پڑھتے تھے ۞ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ
 إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ ۞ فَارْحِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ۞ تَرْخِمْ

ترجمہ یا اللہ نہیں بھڑی مگر بھڑی آخرت کی پس رحم کر تو انصاف
 اور مہاجر و پراور چھت مسجد کی کچھو رکی شاخو نے بنا ئی
 اور ستون اوسیلے کچھو رکی لکڑی لے اور حدیث میں آیا ہی
 کہ جب جناب رسالت مآب نے مسجد کی بنا رکھی حضرت
 جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم لائے کہ چھت
 بناؤ مانند چھت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کہ اوسکی مانند
 سات گز زیادہ نہوا اور کوئی زینت اور نقاشی کی بات
 اوس میں نہو ویہ خالی تکلف سے ہو واور چھت مسجد
 نبوی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسطرح
 کی تھی کہ اگر بانی برستا تھا تو منی چھت ہی لوگوں گرتی تھی
 اور طول مسجد نبوی کا پھل مرتبے کی بنا میں قبلہ کی طرف سے
 یعنی جنوب کی طرف سے شمال تک چوَن گز تھا اور عرض اسکا
 شرق سے جنوب تک ترستو گز تھا اور چھو عید فتح خیر کے

مسسات حج پرمان میں سر سے دوسری مرتبہ بنا کی گئی
 اور اس مرتبہ میں دو نو طرف عرض اور طول میں سو سو گز
 پر کیا گیا اور طبرانی نے نقل کیا ہے کہ ایک انصاری کا گھر تھا
 مسجد کے ہمسا یہ میں جناب رسالت مآب نے اُس انصاری سے
 فرمایا کہ لو اپنے گھر کو دیتا ہے مسجد میں ملائیکو اس شرط پر کہ
 تیرے واسطے بہشت میں گھر ہو وہ یہ اُس شخص نے اس
 سعادت کی توفیق پائی اور اس سے یہ عہدہ رکھا کہ بارگاہِ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پر پائے پاس ہوا ہے اس گھر کے اور مال
 نہیں ہے اور اہل و عیال بھی رکھتا ہوں اس سبب سے میں
 دس ٹھکانے لگاتا ہوں حضرت صلعم نے اُس کے عذر کو قبول کیا بعد
 اُسے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس
 کو دس ہزار درم دیکر خرید لیا اور انحضرت صلعم کی خدمت
 حاضر ہو کر عرض کی کہ اُس زمین کو بے عوض بہشت کے گھر کے آپ

مجھے لیجئے انحضرت نے اُسے اوسے شرط پر لیکر داخل مسجد
 شریف کی کیا اور آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی
 بنائیں اینٹ رکھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 طلب کر کے فرمایا کہ تم بھی ایک اینٹ اپنے ہاتھ سے رکھو چنانچہ
 انھوں نے بھی رکھی اور حضرت عمر اور عثمان نے بھی بموجب و مو
 انحضرت صلعم کے ایک ایک اینٹ رکھی اور اسی طرح مسجد
 قبائین بھی عوامی مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہنوں
 پہنچ بنائے مسجد قبائیکے کلام عی کہ وہ اس وقت تک جہ سے
 تشریف نہ لائے تھے واللہ اعلم اور امام احمد رحم ابو حریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب اینٹیں
 لاتے تھے اور انحضرت صلعم بھی اونکے ساتھ اینٹیں لاتے تھے
 ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ
 انحضرت صلعم پیٹ سے سینے تک اینٹیں اٹھائیے ہوئے

جاتے ہیں اپنے عرضی کہا کہ بار رسول اللہ مجھ کو دیکھئے میں لیجاؤں
 آپ نے فرمایا کہ اینٹیں بھرت ہیں تو بھی اوٹھا لالہ مجھ کو لیجانے
 دیے اور فرمایا اے ابو ہریرہ لَا عِشَّ إِلَّا عِشُّ الْآخِرَةِ یعنی
 دنیا کی عیش کچھ حقیقت نفعین رکھتی عیش اور آرام دہی ہے
 جو آخرت میں ہوگی اور یہ حال دوسری مرتبہ کی بنا کا بھی
 ان واسطے کہ ابو ہریرہ ایمان لائے تھے ساتویں سال جس
 سال خیر فتح ہوا بھی اور مسجد کی پھلی بنا اس سے پہلے ہی
 اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ
 اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اینٹیں اوٹھاتے تھے
 آنحضرت صلی علیہ وسلم نے انکو دیکھ کر فرمایا وَيُخْرِجُ عَمَّارٌ يَقْتُلُهُ
 الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ بِذَنبِهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهُ إِلَى النَّارِ ترجمہ افسوس ہی عمار پر قتل کرنے
 اسکو ایک گروہ باغی بلاویگا انکو طرف جنت کے اور بلا دنیا

ویسے اسکو طرف دوزخ کیے اور سولہ یا سترہ مہینے تک
 پہلی بنائیں قبلہ بیت المقدس کی طرف رہا تھا اوسوقت
 مسجد کے تین دروازے تھے ایک دروازہ پائین کی طرف تھا
 یعنی مسجد کے سامنے کہ اب اوسے طرف قبلہ ہی اور ایک دروازہ
 جنوب کی طرف کہ اب اوسکو باب الرحمن کہتے ہیں اور ایک دروازہ
 اورتھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف سے تشریف
 فرما مسجد میں ہوتے تھے اور وہ باب عثمان تھا کہ اوسکو
 باب جبرئیل کہتے تھے قریب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد سے نہ وہ دروازہ کہ اب سب لوگ اوسکو باب جبرئیل
 کہتے ہیں اور جب قرآن شریف قبلہ کیے پھیرنے میں نازل
 ہوا حضرت جبرئیل امین صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کے حکم
 آئے اور جتنی چیزیں حجاب کی تھیں جیسے بھڑا اور درخت
 ان سبکو کعبہ معظمہ کے مقابلہ سے اوتھا لیا اور بتا مسجد نبوی

جس جگہ کہ اب ہی کعبہ معظمہ کو دیکھ کر رکھی گئی میزاب رحمت
 کی طرف اور بعد پھرنے قبلہ کے چودہ یا پندرہ روز تک
 جگہ نماز پھرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطوانہ مخلوق
 پیچھے نہی کہ اس کو اسطوانہ عایتہ رضا کہتے ہیں بعد اوس کے
 جہان اب محراب ہی وہاں مقرر ہوئی اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں محراب کا نشان جس طرح کہ اب
 مسجد میں ہوتا ہی تھا ابتدا محراب بنائیکلی عمر بن عبد
 الغریر کے وقت سے شروع ہوئی جس وقت کہ وہ ولید
 بن عبد الملک اموی یعنی بنی امیہ کی طرف سے امیر مدینہ کا تھا
 اور مقام نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جس وقت کہ
 بیت المقدس تھا وہ جگہ تھی کہ اگر کوئی شخص اسطوانہ عایتہ
 کی طرف پیہ کر کے تمام کس طرف چلے اور جب باب عثمان رسید
 تا تھہ کی طرف آئے اوس جگہ اوس باب کے مقابلہ میں کھڑا

ہو جاویے وہی جگہ یا ویسے جس جگہ آپ نماز پڑھتے تھے اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل منبر کے رکھنے کے حجاب کے قریب
 جو جانب مغرب کے متصل ہی کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے
 اور سب صحابہ کو سناتے تھے اور کہہ ہی کہہ ہی زیادہ کھڑے ہوئے
 جو رنج ہوتا تھا تو ایک کچھو رکی لکڑی پر کہ اوسے جگہ لڑی
 تھی تکیہ ذیل کھڑے ہوتے تھے بعد کتنی مدت کے ایک شخص
 مسافر مدینہ منورہ میں آیا تھا اور ایک صحیح روایت میں آیا
 کہ وہ شخص مدینہ کا رہنویو والا تھا اور کسی انصاری پی کا غلام
 آزاد کیا تھا اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 عرض کی کہ اگر حکم ہو تو ایک منبر آپ کے واسطے تیار کروں کہ اوسپر
 کھڑا ہونا اور بیٹھنا آپ کا دونوں اچھی طرح سے ہو دین اوسکی
 عرض قبول ہوئی اوسنے ایک منبر بنایا میں زمینے کا اور درجہ
 منبر ادھی مقام جلوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا

یہی روایت صحیح ہے اور جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 اوس منبر کو اوس جگہ پہنچے تب ان اب ہی رکھ کر بھیجی جگہ
 چھوڑ کر اپنے قدم مبارک سے زمین فرمایا تب وہ لکڑی کے
 کدے کی آبی خطبہ پڑھنے کے وقت ٹیک رہتے تھے آپ کے
 واقعین شش ہو گئی اور ایک آواز مانند اونٹنی کی آواز کے
 کر کے رونا شروع کیا اس طور سے کہ جتنے صحابہ وہاں حاضر
 تھے سب نے وہ آواز سنی اور یہ حال عجیب دیکھ کر سب کے سب
 رونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حال کو دیکھ کر منبر سے
 تشریف نیچے لائے اور دست مبارک اپنا اوس لکڑی کے
 شفقت سے رکھا اور فرمایا کہ اگر تو چاہے تو حسب طرح نو تھی
 اوس طرح جھکو رہنے دوں اور اگر تو چاہے تو بھست میں
 جھکو حق تعالیٰ کے حکم سے ایک درخت کو دوں کہ بھست کی
 مخروں سے تو یانی پیا کرے اور ہمیشہ بار آور رہے اور سب سے

نیز پھل کھایا کرین بعد ایک لحظہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اُس نے جہشت کے رہنے کو
 اختیار کیا اور وہ لکڑی کسی صحابی پاس تھی بعد گزرینے
 جہتِ مدت کے ہسٹ گل گئی اور ایک روایت میں آیا ہی
 کہ اُس کو اوسے جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن
 کر دیا اور طویل منبر شریف کا دو گز تھا اور عرض ایک گز اور پھر
 زینے کا عرض ایک بالشت تھا یہی صحیح روایت ہے وہ
 منبر خلفاء راشدین کے زمانے تک اسی طرح رہا اور ایک روایت
 آیا ہی کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کی پوشش
 کمر کی بنائی تھی اور بعضوں نے کھا ہی کہ اول حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس منبر کی پوشش بنائی تھی اور پھر
 زینے بنائے منبر نبوی کو اُس کے اوپر رکھا تو سب نورینے ہوئے
 وہ بھی بعد ایک مدت کے شکست ہو گیا پھر بعض خلفاء

عباسیہ اور منبر بنایا اور منبر نبویؐ کی لکڑی بقی ماندہ ہے
 تبرک کے واسطے کنگیاں بنائیں اور شہد چھ سو چون پتھر
 لگ گئی تھی اور منبر بھی چل گیا تھا تو صحیح یہی کہ وہ منبر بنایا
 ہوا خلفائے عباسیوں کا تھا والدہ اعلم بعد اوس کے براہیک بادشاہ
 اپنے اپنے وقت میں پچھلے سے کچھ کچھ زیادتی کر کے منبر نبویؐ کو
 بناتے آئے آج کے دن تک بھان تک شہد نو سو اٹھانوے
 جرمین حکم سے سلطان زاد خان بن سلیم خان کے کہ بادشاہ
 روم سے تھا منبر مذکور سنگ رخام یعنی پتھر سفید بنایا گیا
 اور اوس پر ایک قبہ بنت دہات کا ڈھلا حوا بنا دیا بعض
 فاضلوں نے اوس کی تاریخ میں یہ مصرعہ عربی میں کہا ہے
 مِنْ بَرِّ عَمْرِ سُلْطَانِ مَرَادٍ يَنْفَعُ مَنْ بَنَى بِاسْطِطَانِ

دوسری فصل میں مسجد شریفؐ بتوئی گئی ہے

وہ ستون جو زیادہ قبر کے ہیں بہ نسبت دوسرے

ستون کے جانا چاہیے کہ اسطوانات یعنی وہ ستون مسجد نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اونے تبرک اور قیمتی مستحب ہے اور
 ماثور بھی یعنی ان سے برکت لینا اور بھڑی لینا درست ہے
 اور ماثور یعنی حدیث سے ثابت ہے وہ اٹھہا ہاں پھلا وہ
 ستون جو متصل حجر اب نبوی کے ہی امام کے کھڑے ہوئے
 مقام سے داعی طرف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر
 بنائے پھلے اوسے جگہ پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے اور وہ
 گھوڑے کی لکڑی کے آپ کے فراق میں روٹی تھی اوسے جگہ
 پر تھی دوسرا وہ ستون جسکو اسطوانۃ عایشہ کہتے ہیں
 اور اوسکو اسطوانۃ العزۃ اور اسطوانۃ المهاجرین بھی کہتے
 ہیں اور کلام منطوی سے ایسا بوجھا جاتا ہے کہ مخلوق نام
 اسی ستون کا ہے وہ ستون منبر کی طرف سے بھی تیسرا ہے اور
 چہ شریف کی طرف سے بھی تیسرا ہے یعنی منبر اور چہ شریف میں

واقع ہی اور رسول قبول صلہ علیہ وسلم بعد پھر نے قبلہ
 اوس جگہ نماز پڑھارتے تھے یحییٰ تک کہ جب محراب بنی پھر آپ
 محراب بن نماز پڑھنا شروع کیا اور طبرانی نے حضرت عائشہ
 حدیث رضا عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک جگہ ہے اسیستون کے آگے کہ اگر
 آدمی کو اس کا درجہ معلوم ہووے تو بدوں اس کے کہ فرعہ دالین کے
 اوس جگہ نماز پڑھنا میرے معوویے اور دعا اسیستون کے نزدیک
 مستجاب ہے یعنی دعا اوس جگہ جلد قبول ہوتی ہے تیسراستون
 توبہ ہے کہ حجرہ شریف کی طرف سے دوسری اور مبرسرف
 کی طرف سے چوتھا ہے برابر اسطوانہ عائشہ کے حجر کی طرف سے
 اور اسیستون سے قبر شریف تک مس پس گزری اور اس کو اسطوانہ
 ابو لبابہ بھی کہتے ہیں اور ابو لبابہ بڑے بزرگ صحابی
 انصاری کا نام ہے انھوں نے اپنے تئیں اوسستون کے

بانہ ہاتھ تاکہ اُن کا عذرا نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبول
 کریں چوتھا ستون ^ع اسطوانہ سریرِ عی کہ ملا عوامی اسطوانہ
 توبہ کے مشرق کی طرف جھنجھوے پانچواں ستون اسطوانہ ^س حجر
 عی اور اسکو اسطوانہ علی بن ابیطالب رضی بھی کہتے ہیں
 اسوایطی کہ اکثر حضرت علی رضی اسی جگہ نماز پڑھا کرتے تھے اور
 اور راتوں کو بھی اسی جگہ بیٹھنے کے پاس بانی رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کی کیا کرتے تھے مٹری نے لکھا عی کہ یہ ستون اس
 دروازے کے مقابلے میں عی کہ اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے نکل کے مسجد میں شریف
 لاتے تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوقوف ہی اسطوانہ ^س حجر
 پیچھے شمال کی طرف سے یعنی جنوب کی طرف اگر کوئی گھڑا ہو
 اور شمال کی طرف منہ کرے تو وہ اسطوانہ اسطوانہ ^س حجر کے
 پیچھے معلوم ہو کہ اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قاصد و ن عرب

یہ اور ان لوگوں نے جو اسلام لائیکے واسطے یا شریعت کے
 احکام سیکھے کے واسطے آپ کی خدمت فیض رحمت میں حاضر ہوئے
 تھے اسی جگہ پر آپ تشریف فرما ہو کر اون تشنگان دیدار کو اپنے
 جمال جہان آرا سے منور کر کے کلام فیض تر جانی سے سیرب کرتے تھے۔
 اس واسطے اس استوانہ کا نام استوانۃ الوقود ہوا اور وقود کا
 نگو کہتے ہیں ساتواں ستون استوانۃ منبجۃ النور اور اس کو مقام
 جبرئیل بھی کہتے ہیں اور اس ستون اور استوانۃ الوقود کے
 درمیان میں ایک ستون ہی کہ حجرہ شریفہ کی جھنجھریے ملا ہوا ہے
 اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ اسی جگہ پر تھا
 اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ شریفہ سے نکلیے کے وقت
 اسی جگہ پر کھڑے ہو کر حضرت علی اور حضرت ^{فاطمہ} ^{حسین} رضی اللہ عنہما
 عنہم سے مخاطب ہو کر فرماتے السلام علیکم اهل البیت ایمان یوں
 اللہ لیزہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیراً

ترجمہ اللہ بھی چاہتا ہی کہ دور کرے تم یہ گندی باتیں اس گھر والوں
یہ اور ستھر کر بیٹے تملو ستھرائی یہ اور ان دنوں میں آدمی بسبب
بند ہو جائے دروازوں کے جھنجھوڑے جو اس دیوار میں تھے کہ گردا
گرد روضہ شریف کے ہی تبرک اس ستون اور اسطوانہ سر پر
محروم ہیں کیونکہ وہ ستون بھیڑ ہو گئے اس دیوار کے اس سبب
نزدیک جانا آدمیوں کا اور کس کرنا نہیں ہو سکتا انھوں ستون
اسطوانہ تھے ہی اور وہ مسجد کی محراب میں لگے ہی اور وہ حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حجر بنی پشت پر ہی شمال کی طرف ہیں
یہ انھوں ستون بسبب زیادتی فضل اور برکت کے خاص ہیں
اور مسجد کے ستونوں کے والہ تمام مسجد اور تمام ستون افضل اور
تبرک ہیں اور روضہ مبارک میں پرستون پر نام اس ستون کا
لکھا ہوا ہے لیکن وہ ستون کہ محراب بنو کے مقابل میں ہی شمال
کی طرف ہے اور اسطوانہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

نوب کی طرف اوسپر لکھا جی السطان ابو بکر و عمر و عثمان رضی
 اللہ عنہم اور جو ستون اس ستون سے ملا حوائجی متوکل کی طرف سے
 اوسپر لکھا جی السطان سعد بن زید و ابن عباس رضی اللہ عنہم
 ان دونوں ستونوں کا ذکر سید کے تاریخ میں نہیں ہے ۔

۴۰۰ | یہی فصل ازواج مطہرات کے حج و عمرہ کے بیان

جانا چاہئے کہ جو وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسجد نبوی
 اور وقت آپ کے نکاح میں دو پی بیان بیان ایک حضرت سہو
 رضی اور دوسری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان دونوں کے واسطے
 آپ نے دو حجرے بھی بنا کئے بعد اوسکے ہری پی کی واسطے جو ایک بعد حون
 ایک ایک حجرہ آپ نے بنا دیا بعد کتنے دنوں کے حارثہ بن نعمان انصاری نے وہ
 نزدیک کے گمراؤ کے نھے رفتہ رفتہ سب گمراہ کی نذر کئے اور گمراہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ رکی شاخوں سے بیٹھے تھے اور اوسکو کھلی
 چھپایا تھا اور دروازے پر بھی کھلی کا پردہ پڑا تھا اور مسجد کے تین

تین طرف یعنی مشرق اور جنوب اور شمال کی طرف گھومتے اور
 جنوب کی طرف مسجد کی خالی تہی کوئی گھومتھا اور بعض گھر کچی
 اینٹ سے بھی بنے تھے اور ہر گھر میں ایک حجرہ تھا کچھ کی
 شاخوں سے اوسپر کھنگال کی ہوئی تھے اور دروازے اکثر
 گھروں کے مسجد کی طرف تھے اور ملندی چھت ہر گھر کی
 قد آدم سے ایک ماتھہ اونچی تھی اس سے زیادہ ہر گز اونچی
 نہ تھی اور گھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسی جگہ
 پر تھا جہاں اب قبر کی صورت بنا دی ہی و اللہ اعلم بالصواب



چوتھی فصل تغیر اور زیادتی کے بیان میں

وہ زیادتی جو بعد انتقال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد
 شریف میں خلفاء راشدین اور ائمہ اور سلاطین سے
 واقع ہوئی ہے پہلی زیادتی مسجد شریف میں حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں واقع ہوئی ہے اور حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرصت اس کام کی نہ ہوئی
 اس سبب انھوں نے مسجد شریفؐ کی زیادتی کرینکا ارادہ
 کیا یا مصلحت اس میں نہ دیکھی ہوئے اسکا کہ بعض ستون گم
 گئے تھے اُن ستونوں کو اسی قسم کی لکڑی سے یعنی کچور کی لکڑی سے
 بنوا دیا تھا اور بس اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوشا
 جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا
 اس واسطے سے ^{۱۷}سترہ بچہ ہیں تین طرف سے مسجد بنویکو
 رباوہ کیا یعنی مغرب اور جنوب اور شمال کی طرف سے اور شرق
 کی طرف کو پچھیرا اس سبب سے کہ اوسط طرف حجرے یعنی مکانات
 اُمّات المؤمنین کے تھے اُس زیادتی میں طول مسجد شریفؐ
 جنوب سے شمال تک یعنی دکن سے اوتر تک ایک سو چالیس
 گز ہوا اور عرض اُسکا مغرب سے مشرق تک یعنی پچھم سے
 یورب تک ایک سو بیس گز ہوا اور بنا حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کی بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سسی تھی یعنی دیوارین
 کچی اینٹ کی تختیں اور کچھ رکی لکڑی کے ستون تھے اور اسی
 کچھ رکی شاخوں سے چھت کو پاٹ دیا تھا اور آخر مسجد میں یعنی
 شمال کی طرف ایک مکان بنا دیا تھا صوفہ کی طرح کا یعنی کھلا
 حوائیہ دروازے کا مثل والا نیکے تاکہ جب کو بات بلند آواز سے
 کرنا یا شعر پڑھنا منظور ہو وہاں جا کر پڑھے اور مسجد میں
 آواز بلند نہ کرے دوسری زیادتی حضرت امیر المومنین ^{علیہ السلام}
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہی جو اپنی خلافت میں کی تھی
 اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیادتی سے بھت زیادہ
 تھی بلکہ سر نو مسجد کی بنا بھی اس واسطے کہ اول کی بنا بالکل
 گرا دی اور دیواریں پتھر کی بنائیں اور ستون پتھر کے نقش
 دار بنائے اور اونکو لوہے اور سیسے سے جمایا اور چھت کو ساج
 کی لکڑی سے پانا اور بھت زیادتی اونکی شمال کی طرف حویلی

اور جنوب اور مغرب کی طرف نحوڑیسی زیادتی کی اور
 مشرق کی طرف اقصائے المومنین کے حجر و نیلے سبب یہ کچھ
 پچھرا جیسا تھا ویسا ہی رہنے دیا اور شروع عمارت عثمانی
 کی ربیع الاول کا مہینا بھاس ۲۹^۱ او نیتس ہجر میں اور
 ہائی او کے اول محرم کے شد نیس میں ہوئی تو اس حس
 یہ سب عمارت دس مہینے میں تمام ہوئی تیسری مرتبہ پو
 بن عبد الملک بن مروان نے مسجد شریف کو نئے سرے
 تعمیر کیا اور اکثر چیزوں میں زیادتی کی اور اسکے پچھلے عمارت
 عثمانی میں کئی ہاتھ نمایاں لگایا تھا اس وقت عمر بن عبد
 الغزیز رحمۃ اللہ علیہ کہ ولید کی طرف یہ مدینہ کے حاکم تھے انکو ولید
 فرمان اس مضمون کا پہنچا کہ مسجد کو نئے سرے تعمیر کرو اور
 گردا گرد مسجد کے جسکے جسکے گھر حوں اونیسے واجبی دام دیکر مول
 لے لو اور جو شخص دینے میں انکار کرے اسکا گھر کھو ڈالو اور

او کی قیمت جو ہو سواؤسکو حوالہ کر دو اگر وہ نہ لے تو فقیر و نیکو
 تقسیم کر دو اور ازواج مطہرات کے حجرے سب مسجد میں داخل
 کر دو عمر بن عبد العزیز نے بموجب اویس کے حکم کے عمل کیا اور سب
 گزریے گھر اور امعات المومنین کے حجرے داخل مسجد نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کئے ولید کی زیادتی میں طول مسجد شریف کا
 دو سو گز ہوا اور عرض اوسکا ایک سو ستر شفعہ گز اور خوبی
 اور تکلف عمارت میں انتہا درجے کو کوشش کی بھانٹیک
 کہ حجت اور دیوارین اور ستون سب نقش دار اور سنہرے
 کردیئے اور قیصر روم کو لکھا تھا اوسنے چالیس معمار استاد
 روم کے اور چالیس قبطی روانہ کئے تھے اور اونسے
 اسی ہزار دینار اور قندیلو کی زنجیریں بھیجیں اور بعض
 روایت میں آیا ہے کہ چالیس ہزار مثقال سونا اور قسم
 قسم کے عمدہ اسباب اور دمانکی نادر چیزیں بطور ہدیہ

کے بھیجین اور عمارت کا کام سب اوتھی کار یگروں نے کیا اور
 اس قسم کی محراب جیسی اس زمانے میں مروج ہو گئی
 ہی اول اوس کے وقت میں بنی قبل اوس کے اوس کا رواج
 تھا اور نقل کرتے ہیں کہ جو کار بگر تک کسی درخت کی
 یا کوئی نقش محقر کھیچتا تھا اوس کی فردور کے سوائے شے
 درم انعام کے طور پر ایسے ملتے تھے شروع اس عمارت
 کی شرا تھا سی میں موٹی اور تمامی اوس کی سزا کا تو
 تو مدت تعمیر کی میں سال حوئے اور اس عمارت میں
 چار و کو نو پندر مسجد کے چار منار یہ بنائے اور حب
 سلمان بن عبد الملک جو بھاشی ولید کا تھا حج کے واسطے
 آیا تو اوس نے وہ منارہ جو باب السلام کے قریب تھا کھو
 ڈالا اس سبب سے کہ اوس کا سایہ مروان کے گھر میں پڑنا
 تھا ایچہ گھر میں اُترا تھا اور سمودی نے جو تار سچ مدینہ منورہ

کی لکھی ہی تو اونکے کلام سے یہ اب بوجھا جاتا ہی کہ ایسے
 اسکے منارہ بنائیںکی رسم نعتی والد اعلم اور اسکے وقت میں
 نماز خازن کی مسجد نبوی میں پڑھنے سے منع کیا گیا تھا چوتھی
 مرتبے ایک شاہ خفاء عباسیہ سے جس کا نام محمدی تھا سنا
 ایک سو ایک سٹھ میں مسجد کی ایک طرف یعنی شمال کی طرف
 میں دس ستونوں کو زیادہ کر دیا تھا اور اونکو اوسے طرح
 نقش دار اور سنہرا کیا جیسا کہ ولید کے وقت میں ہوا تھا
 بعد اوسکے کہینے مسجد کو ٹھیں بڑھایا اور بعضوں نے
 لکھا ہی کہ سنہ ۲۲۰ و سود و میں مامون رشید نے کچھ
 زیادتی کی تھی والد اعلم بالصواب

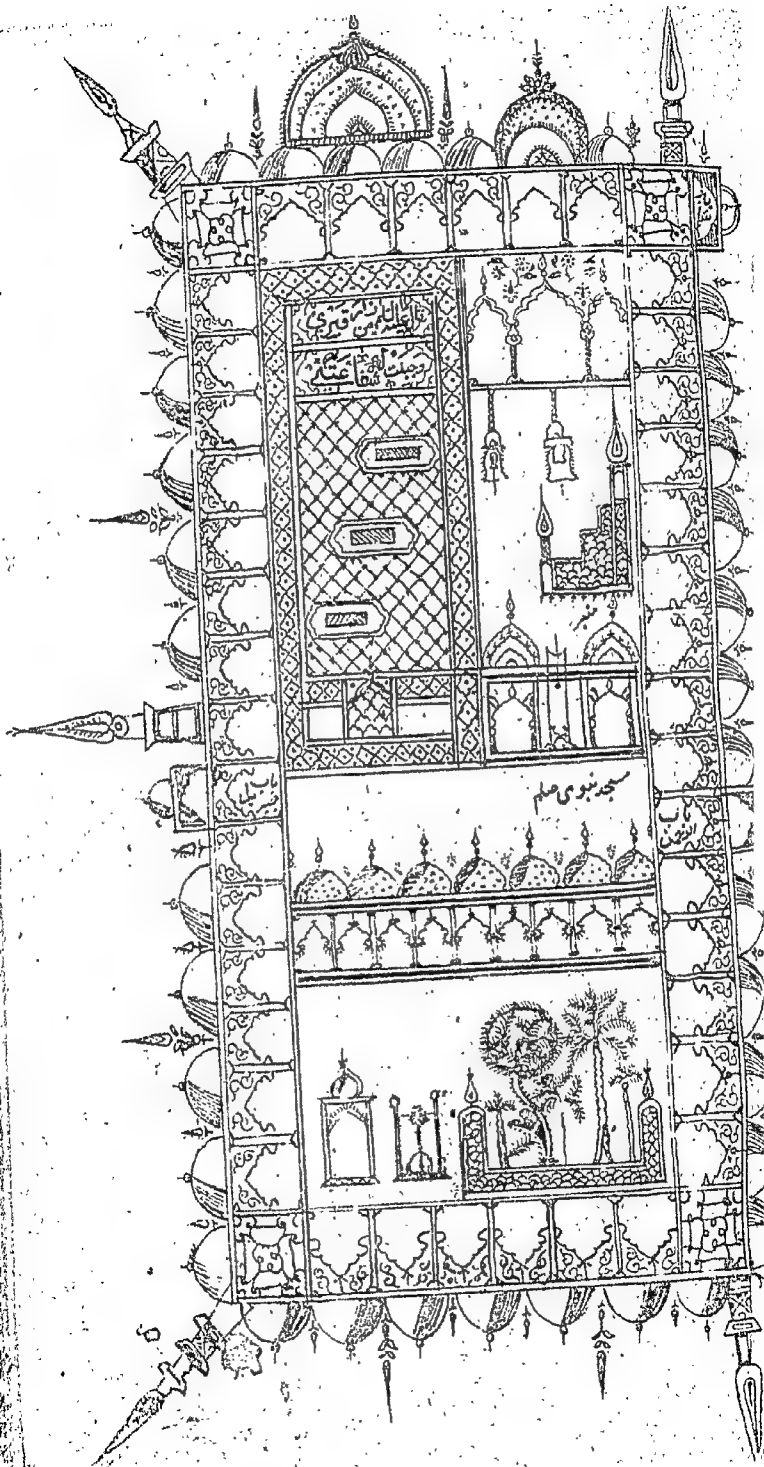
پانچویں فصل حجرہ شریف کے بیان میں

جانا چاہئے کہ وہ حجرہ شریفہ جس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم اور آپ کے دونوں یار باوقار یعنی حضرت ابو بکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما دفن عین کی
 مگر حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تھا اور کچھ ر کی
 شاخو سے چھایا تھا جسے اور ایک دو بیونیکے گرتے تھے جب حکم الہی کے
 انحضرت صلعم اسی حجرے میں دفن ہوئے تب بھی وہ حجرہ اسی طرح تھی
 اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا و ثمان رٹالین اور کوئی پردہ
 آپ میں اور قبر شریف کے درمیان تھا لیکن آخر میں بسبب آہ
 وفات آدمیونیکے زیارت قبر شریف کے واسطے ایک دیوار
 درمیان میں اوشھادی اور اوس دیوار میں ایک دروازہ
 رکھا اوس دروازے گا ہی گا ہی قبر شریف پر
 تشریف لیجاتی تھیں اور جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 و ثمان دفن نہیں ہوئے تھے تب تک آپ اسی طرح گھر
 میں ہوتی تھیں اوس طرح قبر تک چلی جاتی تھیں اس
 سبب سے کہ و ثمان سوائے آپ کے زوج اور بای کے

کوئی دوسرا تھا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں دین
 ہوئے تب یہ بستر کامل وہاں نہیں جاتی تھیں اور جب
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بنایا تھا تب اس حجرہ
 شریفہ کو کچی اینٹ سے بنادیا تھا اور ولید کے وقت تک
 وہ حجرہ اسی طرح پر رہا پھر ولید نے جب مسجد نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی تب حجرہ شریفہ کو بھی گرا کر نئے
 سرے نقش وار پتھر و نیسے بنایا اور اویس کے گرد ایک او
 دیوار چار دیوار کے طور پر بنائی اور ان دونوں میں بیٹھنے
 جرمین اور اس چار دیوار میں دروازہ نہیں رکھا اور
 بعضوں نے کھائی کہ شام کی طرف دروازہ تھا مگر ہند
 تھا لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے وہی پھر روایت صحیح
 ہے اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
 عمر بن عبد العزیز سے کھا کہ حجرہ شریفہ کو حیطہ ہی ایسی

طح رہنے دو اور اگر چاہو تو اس کے گرد خمارت بنا دو و عمر
 بن عبد الغزیز نے جواب دیا کہ حکم امیر المومنین یعنی ولید کا یہ
 طح پر آیا ہی اور مجھ کو اس کی فرمان برداری ضرور ہی اور
 محمد بن عبد الغزیز سے روایت ہے کہ حجرہ شریفہ کے کھودنے
 کے وقت ایک قدم ظاہر ہوا تھا بعد تحقیق کے معلوم ہوا
 کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے کہ مکان کی تنگی
 کے بسبب دیوار کی بنو میں آگیا تھا اس واسطے کہ بول صحیح قرآن کے
 ہونے میں اس حج و عمرہ کے بعد بھی یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 سید مبارک کے مقابلہ میں شہر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 ہی اور حضرت صدیق کے سبز کے مقابلہ میں شہر حضرت عمر رضی
 اللہ عنہ کا ہی اس کی صورت اس نقشے میں ظاہر ہے پھر اگر اس طرح
 یاؤں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حجر کی دیوار کی جڑ میں ہو تو کچھ
 تعجب نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب



اور بعد بنائے ولید کے کہ عمر بن عبد العزیز کی معرفت ہوئی
 اس حجرہ بزرگہ کے اندر کا جانا موقوف حوالیکن بعضوں نے
 لکھا ہی کہ ۴۸۰ پانچ سو آرتالیس ہجری میں ایک آواز
 اس حجرہ شریفہ کے اندر ہوئی تھی گویا کچھ اوپر سے گرا ہی
 تو ایک شخص بزرگ کو مشایخ صوفیہ سے کہ تقویٰ ہے اور طہارت
 مجاہد ہے اور ریاضت میں موصوف اور مشہور تھے
 انھوں نے کتنے دن روزے رکھے اور واسطے حاصل کرنے
 نہایت پاکیزگی کے ترک طعام کیا تھا اونکو رسیو نہیں بانڈ
 کیے اور سنا بانڈ سے کہ چھت کے ایک طرف کونے میں تھا
 نیچے اوتاڑا تھوڑی سی مٹی اوپر سے گرمی تھی اور کھوہا نیچے
 اوٹھا کیے اور مکان مقدس اور مطہر کی جاروب کشی
 اپنے دائرہ سے کر کے شرف دارین اور افتخار کو نہیں کو
 حاصل کیا اور اس طرح اونھی دنوں میں واسطے کسی کام کے

شاید اوس مکان خبرک کی صفائی کیواسطے متولی*
 عمارت میں ایک آغا کو اغوات سے ساتھ لیکر روضہ شریف
 میں اتر کے اوس زمین غیر شمیم کو صاف کیا تھا اور
 شہ پانچ سو پچاس ہجری میں جمال الدین اصفہانی کہ
 اوسکی خوبان سخاوت اور سلوک کی مدینہ منورہ میں
 مشہور ہیں ایک کٹھنہ جھنجھویدار حذل کی لکڑی کا گرد حجرہ
 شریفیہ کے بنادیا اور وہ خود جو ارا نحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 میں شرق کی طرف قریب باب جبرئیل علیہ السلام کے
 اپنی رباط کے منوب کی طرف کہ اب رباط عجمی کے مشہور
 مدفون ہیں اور انہی دنوں میں ابو الخیجا نام ایک شریف
 مصر کے بادشاہ کا زیر تھا ایک چادر سفید دیا ہے
 مصری اوس پر شمیم سرخ سے سورہ تیس گڑھوا کے حجرہ شریف
 پر دانے کیواسطے بھی تھی بعد اجازت خلیفہ وقت کے

دستھی بالذالکا نام تھا اس حاد کو جرہ قیر کہ پرد الا اس کے بعد
 رسم ہو گئے کہ جو بادشاہ ہوتا تھا تخت پر بیٹھتے ہوئے غلاف
 واسطے جرہ شریفیہ کے روانہ کرتا تھا چنانچہ اتنک روم کے
 بادشاہوں میں یہ رسم جاری ہی اور سنہ ۱۰۷۸ھ چھ سو اٹھتر جرہ
 قلاؤن صائی کے عہد میں سبر قبہ یعنی گنبد مسجد کی چھت سے
 اونچا سطح اب موجود ہی جرہ شریفیہ کے اوپر بنایا گیا بعد
 اویکے نکلیا مسجد شریف کو ملک قایتانی نے کہ مصر کے بادشا
 ہوں سے تھا اور سنہ ۱۸۸۸ھ سو اٹھھ میں شروع اسکی سلطنت
 لکھا ہی یعنی اس سنہ میں اوسکو بادشاہت ملی ہی اور وہ
 دل و جان سے خادم حرمین الشریفین کا تھا خیرات اور صدقا
 اوسکی جو حرمین شریفین میں لائے ہیں مشہور اور
 معروف عین جیسا کہ بنائے رباطوں کی اور ہر ایک کا روز
 اور عینہ اور سالیانہ اوسکے وقت سے جاری ہی اور اسنے

تمام بادشاہوں نے زمانے سے سانچہ ادا کرنے میں مناسک حج
 اور ریارت کے سعادت دارین کی حاصل کی تھی یعنی پھیلے
 بادشاہوں کو بسبب کثرت حجاز اور انتظام ملک سے وقت استفادہ
 نمی کہ ان کا مونیہ مشرف ہوں اور اس کی بنیاب تک موجود
 ہی اور سلطنت اور کچھ روم کے بادشاہوں کے ہاں بھی ہے
 خراب ہوئی بعد ازاں کے سلطان سلیمان خان رومی نے دسویں
 سیکڑے ہجری میں روضہ شریف کے اندر سنگ رخام سے
 فرش کروایا کہ اتنا موجود ہی اور دوسری ماہین
 جیسے دیوارنی روضہ شریف کی کہ جسمیں حالی ہی اور
 بناء مسجد شریف کی کہ اب موجود ہی یہ سب سلطان سلیمان
 کی عین والہ اعلم



چھٹی فصل میں دو قصے بیان بطور معجزات سے
 پہلا قصہ دو شخص مغربی کے سنگ لکھو دینے کے بیان میں

حضرت کی قبر شریف کی طرف اور دوسرا قصہ ملحد و نیکے زبان
 دس جانے کے بیان میں سبب نے اپنی یکے اصحاب کبار
 کی جناب میں جانا چاہیئے کہ جملہ عجائبات سے کہ حقیقت میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں داخل ہی حال
 سہنگ کا ہی کہ شبہ پانچ سو پچاس ہجری میں واقع ہوا
 تفصیل اُسکی یہ تھی کہ سلطان نور الدین شہید محمود بن
 زنگی کہ جس کا وزیر جمال الدین تھا ایک رات کو تین مرتبے
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ دو شخص
 طرف جو وہاں حین اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ جلد
 جھکوانکے شہر سے چاؤ پادشاہ مذکور بجزرہ دیکھنے اسنو آپ کے
 لہجہ کے اوتھا اور اپنی عقل سے دریافت کیا کہ شاید کوئی
 اور عجیب مدینہ منورہ میں واقع ہو یا یہ سوچ کے اسی
 وقت تیاری کوچ کی گئی اور اسی شب کو پچھلے پھر پو

سو پس خواص اپنی مجلس کے اور محبت زر نقد اپنے ساتھ
 لیکر سائینو پیر سوار ہو کر طرف مدینہ منورہ کی روانہ ہوا اور
 شام سے سولہ دہان مدینہ منورہ کو آ پہنچا اور اتنے ہی حکم کیا کہ
 جتنے مہیاں کے رہنے والے ہیں خاص و عام سب کو ہمارے پاس
 لاؤ اور سب پر انعام اور بخشش کرنا شروع کیا جہاں تک کہ تمام
 اہل مدینہ کو انعام اور اکرام سے خوشدل کر دیا لیکن ان دونوں
 شخصوں کو جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا
 کہ بھائی اب یہ حکم کیا کہ دیکھو تو اس شہر میں کوئی ایسا شخص
 ہی جو ہم تک نہ آئے بعد تلاش اور جستجو کے معلوم ہوا کہ دو شخص
 مغربی ہیں کہ تلاوت قرآن کیا اور عبادت ایزدِ مہمان کے دوسری
 طرف متوجہ نہیں ہوتے لہذا اہل مدینہ کی خدمت کیا کرتے ہیں
 اور اپنے مکان سے نہیں اٹھتے ہیں بادشاہ نے حکم
 کیا کہ جلد ان کو ہمارے پاس لاؤ بس اسی وقت ان کو حاضر

کیا ان کے دیکھنے کے پھپھیا نا کہ تیرے وحی دونو ملعون ہیں
 جنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر پوچھا
 کہ انکا مکان رہنے کا کہاں ہے معلوم ہوا کہ اوس رباط میں
 جو حجرہ شریفہ کے قریب ہی اور اب وہ مکان حجرہ
 قبلہ کے جانب واقع ہے حراب پڑا ہوا ہے اور مسجد کی
 دیوار میں اوسط طرف ایک دروازہ رکھا ہے اور اوس میں
 جھنجھری لگا دی ہے پس بادشاہ نے اون دونو کو وہاں
 چھوڑا اور آپ خود اوس مکان کو گیا دیکھا کہ ایک مصحف اور
 کئی کتابیں مستمن وعطا اور نصیحت کی طاق پر رکھی ہیں اور
 ایک کونے میں بھت سارے نقد دھیر لگا ہے کہ مدینہ منورہ کے
 بیرون پر تقسیم کیا کرتے تھے اور ان کے دھنسنے کی جگہ پر ایک پوریا
 بچھا تھا بادشاہ نے اوس پورے کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا
 اویسے ہی ایک سوراخ دیکھا سرنگ کے طور کا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے حجر کی طرف کھودا تھا کہ قریب قبر
 شریف کے پھنچا تھا اور ایک کنواں اوس مکان کے
 ٹوٹے میں تھا کہ اوس نقب سے مٹی نکال کے اوس کنویں
 میں ڈالا کرتے تھے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ
 دو چھولیاں چڑکی تھیں انہیں مٹی بھر کے رات کو بقیع
 کے میدان میں پھینک آتے تھے یہ حال دیکھ کے بادشاہ کا
 حال متغیر ہوا اور رقت غالب ہوئی بہت رویا اور اون
 دونوں کو بہت تھدیدا اور تعذیب کر کے حقیقت حال اونکا
 یوحنا بعد بڑی خبہ و کد کے معلوم ہوا کہ یہ دونوں نصرا فی
 نغائر نصرا نے بہت سال انکے ساتھ کر کے مغرب کے
 حاجون کے بھیس میں روانہ کیا تھا کہ کسی خلیے سے حجر
 شریف تک پہنچ کے سید کائنات کے حب مبارک کے
 ساتھ پے ادبی کریں کہتے ہیں کہ رات کو نقب کھود کرتے

تھے جس رات کو نقب قریب قبر شریف کے پھنچے تھی اوس
 رات کو ابراو رباران اور راکٹرک اور بھلی اور بھوپال سخت
 ظاہر ہوا تھا اور حق تعالیٰ کی قدرت سے اوسے رات کی فجر کو
 بادشاہ مدینہ میں آیا یعنی حاصل کلام کا یہ ہی کہ بادشاہ نے
 اُن دونوں بد بختوں کو حجرہ شریفہ کے دروازے قریب قتل
 کیا اور تھوڑا دن رچی اونکی لاشوں کو چھلوا دیا اور گرد حجرہ
 شریفہ کے خندق اتنی گھڑی کھودوائی کہ پانی نکل آیا پھر
 اسکو اوپر تک اُٹھائے سیسے سے بھر دیا تاکہ پھر کوئی شخص
 ایسی پے ادبی نہ کر سکے اور دوسرا قصہ کہ اول سے عجیب
 تر ہی اور ہوش رُبا ہی زمین میں دھنس جانا ملحد
 و نکاہی بیان اوسکا یہ ہی کہ محمد الدین طبری نے
 کتاب ریاض نصرۃ میں نقل کیا ہے کہ چند رافضی شہر
 حلب کے باشندے امیر مدینہ سورہ کے پاس آئے اور بھت

سال اور چیزیں نادرا اور عمدہ بطریق ہدیہ کیے دیکر در
 خواست کی کہ حجرہ شریفہ کا دروازہ ہمارے کھلنے کا حکم
 ہو دیتے تاکہ ہم لاشین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما کی کھود کر مہیا کیے لیجاوین امیر مذکور کہ اسی
 مذہب بد کی طرف میلان رکھتا تھا اور محبت دنیا کی بہ
 علاوہ اس کے بلا تامل اپنے دین کو دنیا کے عوض میں بیچنا
 یعنی اس امر شنیع کی اجازت دی اور بواب مسجد نبوی
 و کلید بردار روضہ شریفہ کو بلا کیے حکم دیا کہ شب کو حبس
 بہ لوگ و مان اوین تو دروازہ بلا تامل کھول دینا اور
 جو یہ و مان کرین انکو منع نہ کرنا حاصل کلام کا جب بعد نماز
 کے یہ لوگ و مان گئے اور دروازہ بکوکھٹ کھٹایا اور
 بموجب حکم امیر بد تدبیر کے دروازہ مسجد کا بغیر باب السلام
 کو کھولا دیکھنا کیا ہی کہ چالبس آدمی کیسے ماتمہ میں

پھاؤڑا اور کیسے ہاتھ میں کو داری اور کیسے ہاتھ
 میں زمین اور کیسے ہاتھ میں شمع الغرض سب کھودنے کا
 استنامان لئے ہوئے اندر مسجد کے گھسے اور حجرہ شریفہ کی طرف
 چلے بواب نقل کرتا ہی کہ میں یہ حال دیکھ کے ایک کوئی
 میں پٹھہ گیا اور رونا شروع کیا کہ یا الہی مجھ کیا بلا نازل ہوئی
 والی ہی اور کیا فتنہ برپا ہوئے والا ہی سبحان اللہ کہ وہ
 لوگ قریب منبر شریف کے نعین پھنچے پائے تھے نزد
 اوس ستون کے جو محراب عثمانی کے قریب اُون سبکو
 زمین نے نگلنا شروع کیا بھان تک کہ معہ سبامان اور
 اسباب سب کے سب زمین میں دھنس گئے بواب کہیں
 کہ ہیں یہ ماجرا عجیب دیکھ رہا تھا کہ امیر کا آدمی انکے حال کے
 دریافت کر نیلے واسطے پھنچا کہ اُنکا مطلب حاصل ہوا یا
 نہیں میں نے جو کہہ دیکھا تھا امیر سے جا کر کھا کہ اُنکا یہ حال ہوا

ایر کویتین نحو خود آکر دیکھا کہ دھنیے کا نشان ملکہ
بعضا پر ان کا منور باقی تھا اوس حال کو دیکھ کر شرمندہ



رفض کی ادنیٰ حرکت ہو کر جب باطل ان کا یہ حدیث

اب تھوڑی بزرگیان حرمین شریفین کی بیان ہوئی

میں ۛ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۛ

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ

فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَمَّا خَرَجَ

الْبُخَارِيُّ ۛ بخاری میں روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بھر

ہی ہزار نماز سے دوسری مسجدوں کی مگر مسجد حرام میں

یعنی مکہ کی مسجد میں اس سے زیادہ فضیلت ہے اور دوسرے

حدیث میں آیا ہے لَا الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ

الْفِ صَلَوةٍ وَالصَّلَوةُ فِي مَسْجِدِي بِأَلْفِ صَلَوةٍ
وَالصَّلَوةُ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَوةٍ

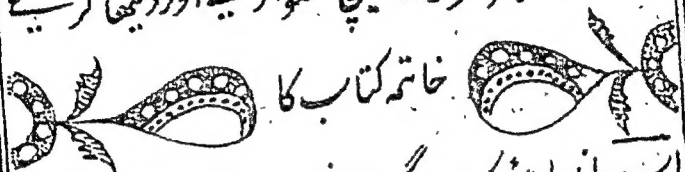
یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک نماز پر ہمارا
مسجد حرام میں برابر ہی لاکھ نماز کے اور ایک نماز پر ہمارا
میری مسجد میں برابر ہزار نماز کے ہی اور ایک نماز پر ہمارا
بیت المقدس میں برابر پانچ سو نماز کے ہی اور مسجدوں کی
نسبت یہ اور بھی حال ہی سب نیکیوں کا یعنی جو نیکی وہاں
کریے اس کا ثواب بھی اس قدر ہی اور جگہوں میں نیکی کرنے
یہ اور نہ معطر کے مقبرے کے حقیقین یعنی جنت المعلیٰ کے حقیقین آپ
نے فرمایا ہی کہ اس مقبرے کے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھیں
جس کا چہرہ مثل چودہ دین رات کے چاند کے چمکتا ہوگا
اور ہر ایک انہیں یہ ستر ستر ہزار آدمیوں کی بخشش کرے گا
قیامت کو اور مدینہ منورہ کے مقبرے کے حقیقین یعنی جنت

البقیع کے حقین آپ نے فرمایا ہی کہ جسکو مرنا ہی وہ مر
 مدینہ میں کہ میں اسکا شفیع ہوں گا قیامت کو حاصل کلام
 نکایہ ہی کہ فضایل اور بزرگیان حرمین شریفین کی بہت
 میں اس مختصر میں بیان نہیں ہو سکتی عین الہی ہمو اور
 ہمارے سب بھائیوں مسلمانوں کو حج اور زیارت اور
 ومانکی موت نصیب کر اور شفاعت رسول مقبول میں ہم
 سبکو داخل کر دیں ساری کے ترجم اور اسیکے سب خوش و
 اقربا کو اس رسالے کے پڑھنے والے اور لکھنے والے کو اور
 سب مرد مسلمان اور عورتوں کو بحرمت مسجد الحرام اور مسجد
 الانام اور اصحاب کرام اور اہل بیت عظام کے اپنی رحمت
 مندی کے ساتھ خاتمہ پا لے کر کے ہر ایک مصیبت دنیا اور
 حشر سے اپنی پیاد نصیب فرما آمین آمین یا رب العالمین
 خاتمہ الطبع

برادران دیندار اور مومنان اخوت شعار ٹیختہ ہین
 عرض ہئی کہ جو محقر سے ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرمین
 الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً برے برے علما و
 کتابوں نے علی الخصوص مناسک مولانا مخدوم ہاشم علی گندہ
 دہ سے بحیات القلوب فی زیارت المحبوب اور جذب
 القلوب الی دیار المحبوب تصنیف کی ہوئی مولینا عبد الحق
 و جلوئی کہ حقیقت ہین اصل ماخذ اس مختصر کا بھی دو کتاب ہین
 حین اور سوائے اس کے اور علماء متقدمین اور متاخرین کی
 تحقیقات سے جیسے علامہ ارزقی ؒ اور علامہ فاسنی ؒ
 اور علامہ قطب الدین کمی ؒ اور علامہ عبد اللہ ابن سالم بکری
 اور علامہ علان بکری ؒ اور علامہ حسن شرقی شہر بنیالی ؒ
 اور علامہ محمد بن احمد بن مصطفیٰ زنجیلی ؒ اور علامہ ابن حجر عسقلانی
 اور علامہ قسستانی ؒ اور ملا علی قاری ؒ اور شیخ الاسلام

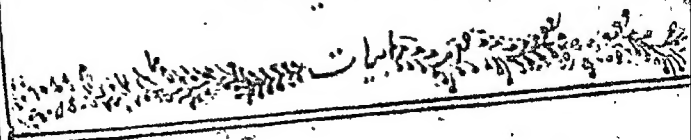
اور ملا رحمت اللہ سندی اور قاضی غریز الدین ابن جماعہ
 اور محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس فقیر ناقص
 و تدبیر غلام حسین لکھنوی نے ہندی زبان میں مرتب کیا
 پھر بمقتضائے خواہش چند برادران دینی کے ۱۲۶۱ھ ^{میں} بار
 ایک شیخ محمد رفیع قدسہ اور مہینا جامی الثانیہ تاریخ اکیسویں میں
 اس محبوب قلوب مومنین بایقان کو معذورہ مجنونی میں
 لباس طبع کا پہنایا اور کمال تصحیح سے مولانا مولوی عنایت
 اللہ صاحب کی مولوی ابراہیم صاحب کے چھاپے خانے میں
 چھپوایا اور واسطے تسکین دل عشاقان پتر ارقم کے نقشے
 حرمین شریفین بھی داخل کئے تاکہ مستاقان جمال استانسند
 محبوب حقیقی کے اس نقشے کو نقش دل کر کے اس راہ مستقیم کے
 نقش پا ہو جاویں اور جو لوگ بیمار یہ کسی عذر سے معذور
 ہیں یا طاقت پانہیں رکھتے تو وہ اسی نقشے سے اپنے دل

پے تاب کو تاب دیتے رہیں اور اس شعر کے مضمون پر اتفاق
کرتے رہیں ✽ خواہش دیدار جو جو یہ ایک تصویر
یار ✽ وہ بھر صورت کھینچا منگو او یہ اور دیکھا کر یہ



خاتمہ کتاب کا

اب جانا چاہئے کہ اس جگہ چند اشعار مولانا حافظ شجاع
الدین صاحب کے کشف الخلاصہ کے تبرکاً و تعظیماً سمجھ کر اور اس صلیا
کے مناسب حال اور ہر مسلمان بھائی کے مناجات کرنے کے واسطے
اور اس فقیر مہرجم کے طلب دعا کے واسطے نہایت بھرت جان کر
لکھے جاتے ہیں تاکہ لکھنے والوں کو اور پھرٹنے والوں کو اس دعا کی
برکت سے فائدہ ہو اور تین شعر اس میں سے سبب بہ لینے
ضمیر اس رسالے کے تبدیل ہوئے ہیں اور باقی اشعار سب
قدیم ویسے ہی ہیں



اس سالی کی زبان تھی فارسی
 اختصاراً اُسکا بیان کوئی کیا کر
 تھا مصنف اُسکا کوئی عالی مقام
 مختصر اُس نے بیان ایسا کیا
 یا الہی اُسکے تین مغفور کر
 قرآن کی نور سے معمور کر
 اور جو اُسکا ترجمہ ہندی کیا
 حال پر اُسکے کرم کرای کریم
 چہ نہ تھا تو نے اُسے بخشا وجود
 اُسکے عصیان کی ملامت کر نگاہ
 اُسکو دریا ئے محبت میں ڈبو
 وقت مرید کے بشارت اُسکو آئی
 جب کہ تو بن قبر ماہن مسکن میر

صاف اور پاکیزہ جیسی اری
 جیسا کوئی دریا کو کوزے میں بھر
 نام اپنا تھیں لکھا وہ نیکنام
 فیض اُسکا ہر کھن جاری حوا
 سنی اُس مغفور کی مشکور کر
 روح دریاں سے اسی مسرور کر
 بندہ مسکین تیری درگاہ کا
 یا خیر اللطف ذو الفضل العظیم
 تجھ سو اچھ کون اُسکا ای دود
 بخش اُسکے سب گناہ اہی بادشاہ
 تجھ سولے سب نقش اُسکے رہے
 تجھے راضی ہے تبرا ملک خدائے
 کراوے ملکین اہی تاجر قدیر

غلط نام نسخہ ذخیرۃ الدارین فی بیان الحرامین الشیعہ کا :

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۱۳	۲	محمّد مانی	۴۵	۱	چینی
۵۰	۱۳	کم کسرتی	۱۳	۱۳	حسرت
۲۸	۲	طول	۶۶	۳	ساتون
۲۹	۱۰	خراغہ	۶۷	۱۰	دھرم
۳۲	۱۳	شمال کی طرف	۱۱	۱۱	داخلی
۳۵	۵	اس زمانے	۷۵	۱۲	کھتے
۴۱	۱۳	چھت	۷۶	۱۵	عمار
۴۲	۱۲	پیشتر	۸۲	۱	بنایا
۴۵	۱۳	اور پایا	۸۳	۱	کہ
۴۷	۱۲	روم سے	۸۷	۱	سب سے
۵۱	۱۴	رن	۱۰۵	۱	ابجد
۶۰	۷	سات	۱۰۷	۴	ایسا

جب قیامت میں انھی وہ یوفا
یا الھی انیر نازل کرد رود
آل و اہل و بیت و اصحاب جمین

ہو شیخ اس کے محمد مصطفیٰ
جب ملکستی کا ہی بود و نمود
تا بعین اور بعد تبع التابین

بعد از ان سب ثمرات و ثمرین
اسنج مولائے رب العالمین
شیخ جمیع الدین حافظ کا کلام
تم سنو سب اس خلد صر کو تمام
تمام ہوا



5699